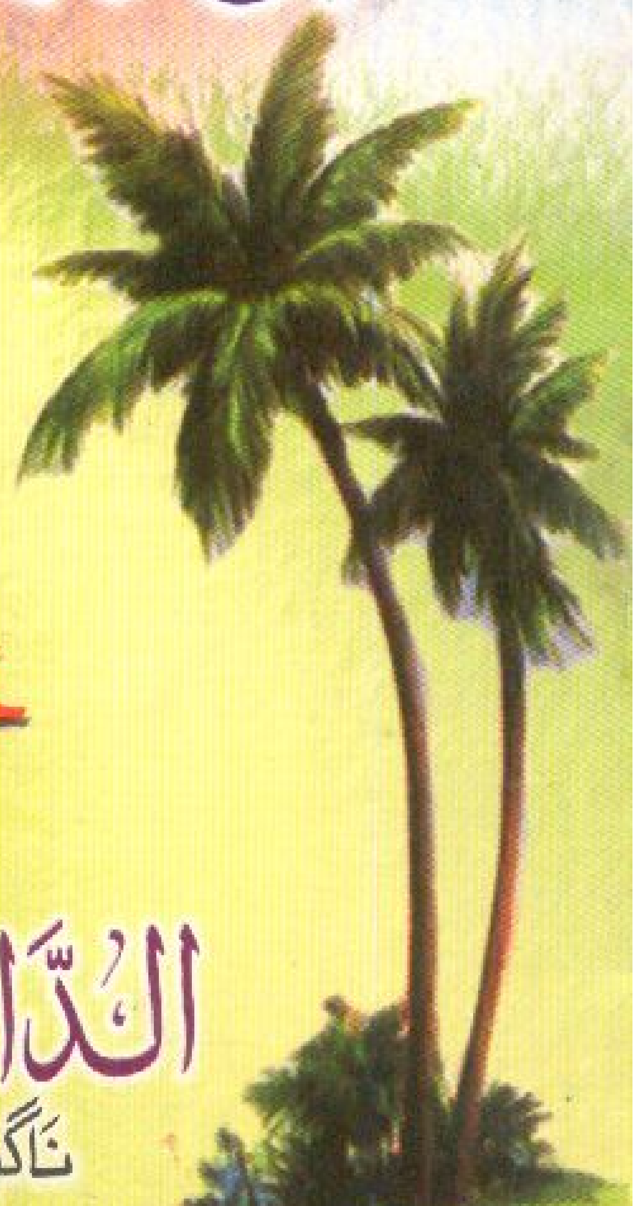
درودِ تاج پر اعتراضات

اور

اُن کا جواب



ترتیب

خلیل احمد رانا

الدار السنیۃ

ناگپاڑہ، ممبئی

درود تاج پر اعتراضات

اور

ان کا جواب

مصنف

خلیل احمد رانا

ناشر

الدّارُ السنیہ

۹۵، اندریا اسٹریٹ، ناگپاڑہ

ممبئی۔۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

درود تاج شریف

یہ درود شریف بڑا ہی بابرکت و باا ثر ہے، پرنور و پر سرور، ایمان افروز اور ہمیشہ پڑھنے والوں کو عجیب کیفیت، روحانی تسکین ولذت سے بھرپور کر دیتا ہے، اگر اس کو پڑھنے والا پوری لے، لگن اور باقاعدگی سے روزانہ پڑھے تو وہ دریائے بے خودی میں گم ہو کر حقیقت شناسی کی منزل عین الیقین تک بہت آسانی سے پہنچ جاتا ہے اور بادۂ توحید سے سرمست والست ہو کر فوراً محویت میں یہ پکار اٹھتا ہے ۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

مقاماتِ توحید و رسالت کا حاصل کرنا درودِ تاج شریف تاج کے پڑھنے والے کو کچھ مشکل نہیں بلکہ بہت آسان ہے، بشرطیکہ وہ پابند شریعت محمدی علی صاحب الصلوٰۃ والسلام ہو اور شرک سے پورا پرہیز کرے۔

الغرض یہ درود شریف بڑا بابرکت اور پڑھنے والوں کو دنیوی اور اخروی سعادتوں سے بھرپور اور دل کو صاف و شفاف، پرنور اور مجلیٰ کر دیتا ہے، طبیعت میں روحانی سعادت و نورانی کیفیت پیدا کر کے طالبانِ حقیقی کے دلوں کو تسکین بخشتا ہے۔

لاہور شہر کے ایک درویش منش اللہ .. کے بندے حضرت حکیم محمد روح اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کشف الارواح اور کشف القبور میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے، علم تفسیر، علم حدیث، علم الکلام اور تصوف میں ایک خاص مقام رکھتے تھے، عربی، فارسی، انگریزی

اور اردو میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے، سادہ لباس اور سادہ خوراک کے عادی تھے، طبیعت میں سادگی اور انکساری اس قدر تھی کہ پہلی مرتبہ ملنے والا شخص ان کے روحانی و علمی مرتبے سے نا آشنا رہتا تھا، آپ نے درود شریف تاج، درود شریف ہزارہ اور درود شریف نجات (درود تنجینا) لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر عوام الناس میں مفت تقسیم کئے، آپ کا مطب تکیہ بابا دھیان شاہ چشتی لٹن روڈ لاہور کے ایک کمرے میں ہوا کرتا تھا، آپ کا انتقال ۱۳۸۸ھ/ ۲۸ اگست ۱۹۶۹ء بعمر ۱۰۳ سال ہوا اور قبرستان میانی میں حضرت طاہر بندگی رحمتہ اللہ علیہ کے جوار میں دفن ہوئے، آپ لکھتے ہیں کہ جس طرح درود شریف نجات (تنجینا) کے باقاعدہ پڑھنے والوں سے حضرت داتا گنج بخش مخدوم سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ بڑے خوش ہوتے ہیں اور اس کے مطلب و مقصد کے حل ہونے اور دعائیں قبول ہونے کے لئے دعائے خیر فرماتے ہیں، اسی طرح سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کو بھی یہ درود شریف تاج بہت پسند ہے اور جو خوش نصیب وہاں حاضر ہو کر یا اپنے اپنے گھروں میں الحاح والتجا سے باقاعدہ پڑھتے ہیں، ان کے لئے حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ قبولیت دعا و برآمد حاجات کے لئے آمین فرماتے ہیں اور دعائے خیر و برکت کرتے ہیں، مزار شریف حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ پر فرشتوں کے پروں کے پرے ہر نماز کے بعد حاضر ہو کر تسبیح و تحلیل کے بعد حاجت مندوں کی دعاؤں کے ساتھ آمین کہتے جاتے ہیں۔

اوراد و وظائف

بزرگان چشت اہلِ بہشت میں تو یہ درود شریف بہت مدت سے چلا آتا ہے، دوسرے سلسلہ جات بھی اسے اپنے اوراد و وظائف میں باقاعدگی سے مواظبت کرتے ہیں، بزرگانِ خواجگانِ نظامیہ میں سے ہوں خواہ خواجگانِ صابریہ میں سے سبھی اس کے پابند ہیں، لیکن اس درود شریف کا رواج اور شہرت عہدِ فرنگی میں ہوا۔ جب کہ

حافظ حبیب اللہ خان کوتوال متھرا فرقہ وارانہ فساد میں بے گناہ گرفتار کر لئے گئے اور پریوی کونسل میں اپیل پر قید سے رہائی، پھانسی سے بری اور اپنے عہدے پر بحال ہو گئے، یہ سب درود شریف تاج ہی کی برکت تھی، خان صاحب جب تک زندہ رہے،، اس درود شریف کی ہزار ہا کاپیاں اطراف و اکناف ہند میں پہنچاتے رہے اور لوگوں کو اس کے فوائد وفضائل سے آگاہ کرتے رہے۔

فضائل وفوائد درود شریف تاج

اس درود شریف کے فضائل وفوائد بے شمار ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

جو شخص شوق و آرزو دیدارِ جمال پر انوار حضور سید انبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل و جان سے رکھتا ہو، اُسے چاہئے کہ باوضو صاف و پاک لباس پہنے، خوشبو لگائے اور سونے کے وقت پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف تاج پڑھے، پھر سورۃ یٰسین اور سورۃ مزمل ایک ایک بار پڑھ کر پانچ بار پھر درود شریف تاج پڑھے اور آقا و مولیٰ کے حضور سے کرم ونوازش کی امید رکھے، اپنے غلام کو ضرور نوازیں گے۔

یہ درود شریف امراض تپ محرقہ، ہیضہ، چیچک اور دیگر امراض میں نہایت موثر ہے، ان امراض میں مبتلا ہونے والا اس درود شریف کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے پر یا دوسرے مریض پر دم کرے، عام بخار کی صورت میں بھی مندرجہ بالا طریق پر عمل کرنے سے شفایابی ہوتی ہے،، دشمنوں، حاسدوں اور ظالموں کے شر وفساد سے محفوظ رہنے کے لئے یہ درود شریف بمع تین دفعہ سورۃ مزمل پڑھنا کافی ہے۔

کشائشِ رزق کے لئے ہر صبح و شام نماز کے بعد تین مرتبہ بمع سورۃ یٰسین اور سورۃ مزمل ایک ایک بار پڑھے، بلکہ اگر ۴۰ بار سورۃ فاتحہ بھی شامل کر کے دعا مانگے تو ان شاء اللہ مزید کامیابیاں ہونگی۔

درود تاج شریف کی برکات

جناب صوفی خورشید عالم صاحب خورشید رقم (خطاط) جانشین خطاط الملک

تاج الدین زریں رقم، بیٹھک کا تاں لوہاری دروازہ لاہور فرماتے ہیں کہ میاں زبیر احمد قادری ضیائی سجادہ نشین حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ ایک روز درود تاج شریف کی کتابت کے لئے میرے پاس تشریف لائے، درود تاج شریف کی برکات کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، اس ضمن میں، میں نے بھی کچھ تذکرہ کیا کہ میرے حضرت صاحب خواجہ غلام سدید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین معظم آباد شریف (ضلع سرگودھا) نے ایک روز فرمایا کہ ہمارا ایک مرید کالا شاہ کاکو (ضلع شیخوپورہ) میں مقیم تھا، وہ درود تاج شریف کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کیا کرتا تھا، اس کے وصال کے بعد بہت سے لوگوں نے اس کی قبر سے درود تاج شریف کے پڑھنے کی آواز سنی، نیز جب کبھی حضرت ثانی خواجہ محمد حسین (میرے والد ماجد) رحمۃ اللہ علیہ کالا شاہ کاکو اس کے پاس جایا کرتے تھے تو وہ بغیر اطلاع آپ کا سڑک پر انتظار کیا کرتا تھا اور یہ انشراح درود تاج کی برکت سے اسے حاصل تھا۔[ے]

درود تاج شریف کا معجزہ

گجرات (پنجاب) کے ایک گاؤں موضع بلوکا ایک نوعمر لڑکا محمد عمر گھسن کافی عرصہ سے پھیپھڑے کے انتہائی مہلک اور جان لیوا موذی مرض کا شکار تھا اور کافی علاج کے باوجود روبہ صحت نہیں ہو رہا تھا، ڈاکٹروں کے مطابق بغیر آپریشن کے اس کا علاج ناممکن تھا، ایک بزرگ نے محمد عمر گھسن کو درود تاج دم کر کے پانی پلایا تو محمد عمر معجزانہ طور پر صحت مند ہو گیا، ڈاکٹر حیران ہیں کہ تمام میڈیکل ٹسٹوں کے مطابق یہ مرض سوائے آپریشن کے دور نہیں ہو سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور درود تاج کی برکت سے محمد عمر مکمل صحت یاب ہے۔

روزنامہ ''جذبہ'' گجرات، شمارہ جمعۃ المبارک ۲۴ فروری ۱۹۹۵ء، صفحہ ۱ مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ، رجسٹرڈ نمبر آر ۱۸۵، جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۲۲۷

درود تاج کی برکت سے روضہء رسول کی حاضری

پروفیسر ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی، مولف تفسیر فیوض القرآن، سابق پروفیسر و مشیر تعلیمات جامعہ ملک عبدالعزیز (مرکز تعلیمات اسلامی) سعودی عرب، ڈائریکٹر منصوبہ بندی کمیشن پاکستان، سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور، علاوہ ازیں یورپ کی بڑی جامعات میں بحثیت استاذ تدریسی فرائض سرانجام دیئے، اپنے ایک مضمون ''درود شریف کے فضائل و برکات'' میں لکھتے ہیں!

ایک بزرگ جو درود تاج بڑے خلوص اور شوق سے پڑھنے کے عادی تھے، ان کو مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں خصوصی انداز سے طلب فرمایا گیا، جب وہ حاضر ہوئے اور اسی ذوق وشوق سے گنبد خضراء کے سایہ میں درود تاج پیش کیا تو عالم بیداری میں ان کو عالم انوار میں لایا گیا، پھر لطف دیدار اور ہم کلامی سے نوازا گیا اور حکم ہوا کہ اس درود کے ساتھ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

پڑھا کرو، اس روز سے ان کا یہی ورد تھا، درود تاج عام پڑھنے کی اجازت ہے، البتہ احقر (حامد حسن بلگرامی) ان واجب الادب واجب التعظیم بزرگ کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے مجھے اس کے پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔'' ؎

درود تاج علمائے دیوبند کی نظر میں

مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی، سجادہ نشین یکہ توت پشاور اہلِ سنت و جماعت کے بزرگ عالم دین ہیں، انہوں نے غالباً سن ۲۰۰۰ء میں دیوبندی علماء کی طرف

سے شائع کردہ ایک اشتہار بنام ''چند مسلمات وحسنات بمعہ حوالہ جات''
کو کتابچہ کی شکل میں پشاور سے شائع کیا، یہ اشتہار مولانا اسلام الدین صاحب فاضل دیوبند ساکن تورڈھیر ضلع مردان (سرحد) کی زیرِ نگرانی مولوی چاند بادشاہ عرف باچہ استاد، فاضل دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک مہتمم مولوی سمیع الحق ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان) مدرس و معین مفتی دارالعلوم مظہر الاسلام تورڈھیر (مردان) نے شائع کیا تھا۔

اس اشتہار میں مسئلہ حیلہ اسقاط، محفلِ میلاد، میت کے گھر سے صدقہ کرنا، مصافحہ بعد از عیدین، مزارات پر گنبد بنانا، درود تاج پڑھنا، عرس کرنا، دعا بعد از نماز جنازہ، اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر انگوٹھوں کو بوسہ دینا، وغیرہ مسائل کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ درود تاج کے متعلق لکھا ہے کہ!

''درود تاج مضمون مرتب کے ساتھ اگرچہ منقول نہیں لیکن اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ جو کلام قرآن وحدیث کے مضامین کے خلاف نہ ہو مذموم نہیں۔
(تفسیر عزیزی سورۃ البقرہ ص ۳۲۳، احکام القرآن جلد ۱، ص ۳۳)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے انبیاء سابقین کی بلائیں رفع ہوئیں (تفسیر مظہری جلد ۷، ص ۱۲۴) دَافِعِ الْبَلَاءِ کا اطلاق غیر نبی پر بھی جائز ہے (شرح عقائد، ص ۱۰۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کی برکت سے شرک وکفر، بلا و وباء اور قحط امراض نقل وختم ہو چکی، (تفسیر مظہری جلد ۸، ص ۲۷۰، معالم التنزیل جلد ۶، ص ۱۴۳، بخاری جلد ۱، ص ۲۵۳) یہ سب کچھ بطریقہ سببیت کے ہے کیونکہ مؤثر حقیقی کل اشیاء میں صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔''

اس اشتہار پر ۲۷ علماء دیوبند کے دستخط ہیں۔ پشاور کے اہل سنت نے اس اشتہار کو کتابچہ کی شکل میں شائع کیا ہے، یہ احقر کے پاس موجود ہے۔ کتابچہ ملنے کا پتہ۔ صوفی محمد اقبال قادری گولڑوی قصر دستگیر، سعید آباد نمبر 1، دلہ زاک روڈ پشاور شہر۔

عـ ۲۰۰ / ۳م

سود مورخہ فروری [illegible]   ۶۸۲   ۹ جمادی الثانی [illegible]

مکرم ومحترم جناب قاری محمد طیب صاحب دام برکاتہ:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: ۔ خدمت والا میں عرض ہے۔ کہ ہم کالج سے نکلے ہوئے ہیں لیکن مذہبی تعلیم کم ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ہم کو بڑی الجھن ہو جاتی ہے یہاں ایک عالم صاحب فرماتے ہیں۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور پانچ وقت کی نماز کے بعد درود تاج پڑھ لیا کرو۔ ہم دوسرے عالم صاحب کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا کہ درود تاج کا پڑھنا قطعی منع ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا مشرک کافر ہے۔ حرام ہے۔ خدارا ہم کو آپ اپنی تحقیق سے مستفید فرما کر ہم پر احسان عظیم کریں۔

بندہ عاجز محمد اسحاق بازار صرافاں راولپنڈی

الجواب

درود تاج کا پڑھنا جائز ہے۔ حرام کہنے والے کا قول غلط ہے



مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی

(دار العلوم دیوبند)

نوٹ

اس فتوے کی اصل ہمارے پاس موجود ہے خواہش مند اصحاب دیکھ سکتے ہیں۔

فتویٰ دارالعلوم دیوبند

مکرم ومحترم جناب قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: خدمت والا میں عرض ہے۔ کہ ہم کالج سے نکلے وئے ہیں۔ لیکن مذہبی تعلیم کم ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ہم کو بڑی الجھن ہو جاتی ہے۔ یہاں ایک عالم صاحب فرماتے ہیں۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور پانچ وقت کی نماز کے بعد درود تاج پڑھ لیا کرو۔ ہم دوسرے عالم صاحب کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا درود تاج کا پڑھنا قطعی منع ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا مشرک کافر ہے۔ حرام ہے۔ خدارا ہم کو آپ اپنی تحقیق سے مستفید فرما کر ہم پر احسان عظیم کریں۔ (ہفت روزہ افق، کراچی، شمارہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء ص ۶)

چند شبہات کا ازالہ

محمد جعفر شاہ پھلواروی ندوی (کراچی) نے درود تاج شریف پر کچھ اعتراضات کئے تھے کہ اس درود میں لغوی اور لسانی غلطیاں ہیں جو کہ ایک غیر عربی دان بھی نہیں کرسکتا، یہ اعتراضات سب سے پہلے ماہنامہ فاران، کراچی، شمارہ جون جولائی ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئے، پھر ہفت روزہ اہل حدیث لاہور شمارہ ۷ اشوال ۱۴۰۰ھ میں شائع ہوئے، پھر یہ اعتراضات عام لوگوں تک پہنچانے کے لے ایک پمفلٹ کی صورت میں ''ادعیہ پر تحقیقی نظر'' کے نام سے ۱۹۸۰ء میں کراچی سے شائع کیے گئے، معترضین کا خیال تھا کہ درود تاج شریف پر ان اعتراضات کا جواب قیامت تک کوئی نہیں دے سکتا، کچھ عرصہ بعد علامہ سیدی احمد سعید کاظمی امروہوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی جون ۱۹۸۶ء) کراچی تشریف لے گئے تو دارالعلوم نعیمیہ کراچی کے بعض علماء نے ان اعتراضات کے متعلق آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا مجھے افسوس ہے کہ پمفلٹ اب اتنے عرصے کے بعد یکم جنوری ۱۹۸۶ء کو مجھے ملا، اے کاش! یہ مضمون اسی وقت میرے سامنے آجاتا تو اس کا جواب فوری طور پر بروقت لکھ کر میں شائع کر دیتا، الحمدللہ ضیغم اسلام علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ نے ان تمام اعتراضات کا مستند، مکمل و مدلل جواب دیا جو کہ بچپن کی تعداد میں تھے، حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کی یہ آخری تصنیف ہے، اس کا نام ''درود تاج پر اعتراضات کے جوابات'' ہے۔ ؎

دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی حکیم محمد یٰسین خواجہ ساکن موضع کرم علی والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان نے اپنی کتاب ''بیاض مدنی'' جو کہ عملیات کی مشہور کتاب ''شمس المعارف'' از علامہ بونی کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی سے شائع ہوئی ہے، اس میں اکابر علمائے دیوبند کے عملیات جمع کئے گئے ہیں۔ حکیم صاحب اس کے صفحہ ۲۶۷ پر لکھتے ہیں کہ مجھے ۲۹ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ/ ۳ اگست ۱۹۷۰ء بروز سوموار مولوی محمد عبداللہ بہلوی شجاع آبادی (دیوبندی) نے

درود تاج پڑھنے کی اجازت دی اور ان کو قاری محمد طیب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے طالب علمی کے دور میں دورۂ حدیث کے موقع پر اجازت دی اور ان کو مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے اور ان کو مولوی قاسم نانوتوی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اجازت دی۔ لیکن ساتھ یہ بھی لکھا کہ دروج تاج میں یہ الفاظ ''دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ'' بعد میں کسی نے شامل کر دیئے ہیں، اصلی درود تاج شریف میں نہیں ہیں، ان الفاظ کو نہ پڑھیں۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو ''دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ'' کہنا شرک ہے، کیونکہ دَافِعِ الْبَلَاءِ تو اللہ تعالیٰ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے نام نہیں ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں، ان جہلاء کی بے عقلی کے مطابق تو قرآن کریم کی آیات کو قرآن سے نکال دینا چاہئے کیونکہ ان سے شرک کا شبہ پڑتا ہے، اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا!

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸)

انه لقول رسول کریم (سورۃ الحاقۃ آیت ۴۰)

لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عَزِيْزٌ، رَءُوْفٌ، رَحِيْمٌ، كَرِيْمٌ بھی نہ کہنا چاہئے، چاہے قرآن کریم میں ہی ہوں، کیونکہ یہ نام بھی تو اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

یہ لوگ جو اس کا جواب دیں گے وہی جواب درود تاج شریف کے جملے دَافِعِ الْبَلَاءِ کا ہوگا، کیونکہ اگر وہاں ناموں کے اشتراک سے شرک نہیں تو یہاں شرک کیسے ہوگا؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵۸)

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاض مدنی

ضمیمہ شمس المعارف اردو

مرتبہ

مولانا حکیم محمد یٰسین خواجہ صاحب مدظلہ
موضع کرم علی والا - ملتان

جس میں حکیم صاحب موصوف نے اکابر علماء دیوبند و دیگر علماء کے
عملیات و تحریرات جمع کئے ہیں جو نہایت مجرب ہیں۔ خصوصاً وہ
عملیات ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف
حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ہدایت فرمائے اور آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین

ناشر

دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیشت ابھی پڑھ جائے گی اور اگر زیارت فیض بشارت سے ابھی مشرف ہو جاتے ہیں درود شریف ابراہیمی کا بستی ادا کرے۔ اس لیے آمین دعائیں و درخواستیں حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ہیں۔ جنگل میں ریاضت کرنے اور دعا اور بارک میں برکت کرنے کا عرض اور وسلّم میں سلام بھیجنے کی التماس ہے چاہیے کہ اپنے آپ کو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے روضۂ مبارک کے پاس بیٹھا تصور کرے اور اللہ تعالیٰ کو یہ تحیتیں و درخواستیں دے اور ہر دعا پر پورا کا نیاز ہو اور علیٰ محمد پر حضور روحی و جسمی فداہ کو تصور کرے اور اللہ تعالیٰ کو ہ بین اسی طرح و علیٰ آل محمد پر حضور شفیع المذنبین کے اتباع یعنی تابعداروں کا تصور کرے اول درجہ کم از کم صبح شام پڑھا کرے چند دن میں محبت کا جوش زیادہ ہونے لگے گا۔ اور ہزار بار اس ترکیب سے پڑھے تو امید کہ زیارت مبارک بھی نصیب ہو جاوے گی درود شریف یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔ بندہ محمد نعیم نے مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ کو مرشدی پیر طریقت مولانا محمد عبداللہ صاحب مہاجر آبادی سے استفسار کیا کہ درود شریف ابراہیمی پر وسلّم کا لفظ تو نہیں ہے تو انہوں نے مذکورہ درود شریف ارشاد فرمایا اور الحمد للہ اجازت بھی بخشی ہے۔ مجلہ شمس الجز الاول ۱۴ ۱۰ ... اگر ہزار بار اکتالیس روز پڑھے زیارت نصیب ہوگی۔ فرمودہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر مجلس تحریک ختم المرسلین ختم نبوت علیہ السلام امیر شریعت کو ۱۵ اسی طرح درود تاج شریف کا اکیس روز پڑھے ہر روز ۳۱۳ تین سو تیرہ مرتبہ اور اور کہیں یہ الفاظ دافع البلاء والوباء والقحط والالم بعد میں کسی نے بڑھا دیے ہیں اصل درود تاج شریف میں نہیں ہیں ان الفاظ کو نہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ زیارت فیض بشارت سے مشرف ہو گا درود شریف

اصل درود تاج یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التاج والمعراج والبراق والعلم اسمه مكتوب مرفوع مشفوع منقوش في اللوح والقلم سيد العرب والعجم جسمه مقدس معطر مطهر منور في البيت والحرم شمس الضحى بدر الدجى صدر العلى نور الهدى كهف الورى مصباح الظلم جميل الشيم شفيع الامم صاحب الجود والكرم والله عاصمه وجبريل خادمه والبراق مركبه والمعراج سفره وسدرة المنتهى مقامه وقاب قوسين مطلوبه والمطلوب مقصوده والمقصود موجوده سيد المرسلين خاتم النبيين شفيع المذنبين انيس الغريبين رحمة للعالمين راحة العاشقين مراد المشتاقين شمس العارفين سراج السالكين مصباح المقربين محب الفقراء والغرباء والمساكين سيد الثقلين نبي الحرمين امام القبلتين وسيلتنا في الدارين صاحب قاب قوسين محبوب رب المشرقين والمغربين جد الحسن والحسين مولانا ومولى الثقلين ابي القاسم محمد بن عبد الله نور من نور الله يا ايها المشتاقون بنور جماله صلوا عليه وآله واصحابه وسلموا تسليما — علاوہ ازیں اگر صبح و شام ہو سکے تو بلندی درجات کیلئے سات سات بار پڑھا کرے اور رفع بلیات کے لئے بھی ورد کرنا بڑا استفادہ بتاتا ہے۔ ان سب کا تمام تجربہ ہے۔ ہزاروں کو فائدہ ہوئے ہیں اور زیارت سے مشرف ہوئے ہیں۔

نقل از کتاب ... الاعمال مطبوعہ مولفہ حضرت قبلہ پیر طریقت مولانا محمد عبداللہ صاحب ... مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ ... آپ کو مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے دورہ حدیث کے وقت طالب علمی کے زمانہ میں ... حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند ... مولانا محمود علی قدس سرہ العزیز تھا۔

''جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو وہ نمرود بولا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔''

قرآن مجید میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ

(سورۃ آل عمران آیت ۴۹)

''میں تمہارے لئے بناتا ہوں مٹی سے پرندوں کی سی صورت پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ ہو جاتی ہے اور مادر زاد اندھے کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔

موت و حیات دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، نمرود نے موت و حیات دینے کی نسبت اپنی طرف کی، یہی شرک ہے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کرنے کی نسبت عطائے الٰہی سے اپنی طرف کی جو عین ایمان ہے، اگر کوئی مومن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطائے الٰہی سے ''دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ'' مانے یا کہے تو یہ کیسے شرک ہوگا؟

اہل فہم اور اہل علم کو تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی، مگر دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا (حدائق بخشش)

علامہ کاظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دافع حقیقی نہیں سمجھتا، دافع حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محض وسیلہ اور واسطہ ہونے کی حیثیت سے دافع مجازی ہیں۔

بایں طور کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفع عذاب کا سبب ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ'' (پ ۹ الانفال) یعنی آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عذاب نہیں دے گا، اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفع عذاب کا وسیلہ ہیں، نیز فرمایا! وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (پ ۹: الانفال) اللہ تعالیٰ لوگوں کے استغفار کی وجہ سے بھی انہیں عذاب نہیں دے گا۔

استغفار بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے ملا، اس لئے جب تک مومنین کا استغفار ہے حضور کا وسیلہ برقرار ہے، مدینہ دار الہجرۃ بننے سے پہلے یثرب کہلاتا تھا، یثرب کا ماخذ ثرب ہے یا تثریب، ثرب کے معنی ہیں فساد، وہاں کی ہر چیز فاسد تھی، جو وہاں آتا، زہریلے بخار اور شدید امراض میں مبتلا ہو جاتا تھا، اگر اتفاقاً کوئی وہاں پہنچ جاتا تو لوگ اسے ملامت کرتے کہ تو یہاں بیماریوں اور زہریلے بخاروں میں مبتلا ہونے آیا ہے، صحابہ کرام جب وہاں ہجرت کرکے پہنچے، انہیں شدید ترین بخار لاحق ہوا۔

وہ بیماری کی حالت میں مکہ کو یاد کرکے روتے تھے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور حضور نے صحابہ کرام کا یہ حال دیکھا تو حضور نے دعا فرمائی اور حضور کے مبارک قدموں کی برکت سے مدینہ کی بیماریاں دور ہوئیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ شِفَاءٌ ''مِّنَ الْجُذَامِ'' مدینے کا غبار جذام سے شفاء ہے۔

(الوفاء، علامہ ابن جوزی جلد ۱، ص ۲۵۳) (وفاء الوفا، علامہ سمہودی، جلد ۱ ص ۶۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مدینے کی مٹی جذام کے لئے شفاء ہوگئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل بلاء، وباء، قحط، مرض اور الم کے دفع ہونے کی

صداقت پر مندرجہ ذیل احادیث شاہد عدل ہیں۔

(۱) جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے تشریف لائے، حضرت ابوبکر اور حضرت بلال دونوں کو سخت بخار ہوگیا، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، میں نے حضور کو بتایا، حضور نے دعا فرمائی "اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ حُبًّا وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَۃِ"

یا اللہ! مکے کی طرح مدینے کو ہمارا محبوب بنادے، بلکہ مکے سے زیادہ اور مدینے کی آب و ہوا ہمارے لئے درست فرمادے۔ اور اس کے صاع اور مد یعنی غلہ اور پھلوں میں ہمارے لئے برکت فرما اور مدینے کی بیماریاں (یہودی کی بستی) جحفہ کی طرف منتقل کردے۔ (بخاری جلد۱، ص ۵۵۹)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا میں نے ایک سیاہ فام پراگندہ سر عورت کو خواب میں دیکھا جو مدینے سے نکل کر جحفہ میں پہنچ گئی، "فَاَوَّلْتُ اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِیْنَۃِ نُقِلَ اِلَیْھَا" میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ مدینے کی وباء جحفہ کی طرف چلی گئی۔

(بخاری جلد۲، ص ۱۰۴۲)

(۳) یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں، میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار کی ضرب کا نشان دیکھا، اس نشان کے متعلق میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا یہ تلوار کی اس ضرب کا نشان ہے جو مجھے خیبر میں لگی تھی، یہ ایسی ضرب تھی کہ لوگ کہنے لگے بس سلمہ اب شہید ہوئے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ پھونکا، اس وقت سے اب تک مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(بخاری جلد ۲، ص ۶۰۵ - مشکوٰۃ ص ۵۳۳)

(۴) حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ، ابو رافع یہودی کو قتل کر کے زینے سے نیچے اتر رہے تھے، کہ اچانک گرے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی، وہ فرماتے ہیں میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ دیا، سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ، میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی پر مبارک ہاتھ پھیر دیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی تکلیف کبھی پہنچی ہی نہ تھی۔

(بخاری جلد ۲، ص ۵۷۷)

(۵) مسلم شریف میں ایک طویل حدیث وارد ہے، جس کے آخری حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عطاء حضرت اسماء کے پاس حاضر ہوئے، انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جبہ نکالا اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنتے تھے اور ہم اس جبے کو پانی سے دھو لیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے اپنے بیماروں کے لئے شفاء حاصل کریں۔ (مسلم شریف جلد ۲، ص ۱۹۰)

(۶) صحیحین و دیگر کتب احادیث میں باسانیدہ کثیرہ یہ مضمون وارد ہے کہ عہد رسالت میں مدینے میں قحط پڑا، خطبہ جمعہ کے موقع پر حضور سے باران رحمت کی دعا کے لئے عرض کیا گیا، حضور نے دعا فرمائی اور فوراً ہی باران رحمت شروع ہو گئی اور اس کثرت سے بارش ہوئی کہ اگلے جمعہ کے موقع پر حضور سے عرض کیا گیا کہ اب تو بارش کی وجہ سے لوگوں کے مکان گرنے لگے، آپ دعا فرمائیں کہ بارش رک جائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرائے اور آسمان کی طرف اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھا کر چاروں طرف اشارہ فرمایا اور دعا فرمائی، حضور کے اشارے کے ساتھ بادل پھٹتا گیا اور صاف آسمان گول دائرے کی طرح نظر آنے لگا، مدینہ میں بارش رک گئی، آس پاس جاری رہی (بخاری جلد نمبر ۱ ص ۱۴۰، ۱۴۱، ۵۰۶)

قحط دفع ہوا اور خشک سالی خوشحالی میں بدل گئی

(۷) سلیمان بن عمرو بن احوص ازدی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمی جمار کرتے دیکھا، رمی جمار فرما کر حضور آگے بڑھے، ایک عورت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی، عرض کی حضور! میرا بیٹا فاتر العقل ہے، حضور اس کے لئے دعا فرمائیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا، پانی لے آ، وہ ایک پتھر کے برتن میں حضور کے پاس پانی لے آئی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور اپنا چہرۂ انور اس میں دھویا، پھر اس میں دعا فرمائی، پھر فرمایا یہ پانی لے جا، اس پانی سے اسے غسل دے اور اللہ سے شفاء طلب کر، اس حدیث کی روایت کرنے والی صحابیہ سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ نے اس عورت سے کہا میرے اس بیمار بچے کے لئے اس میں سے تھوڑا سا پانی مجھے بھی دے دے، وہ فرماتی ہیں، میں نے اپنی انگلیوں سے تھوڑا سا پانی لیکر اپنے بیمار بیٹے کے بدن پر مل دیا، چنانچہ وہ اعلیٰ درجہ کا تندرست ہوگیا، فرماتی ہیں! اس کے بعد میں نے اس عورت سے پوچھا کہ اس کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا! وہ بہترین صحت کے ساتھ صحت یاب ہوگیا (مسند احمد جلد ۶، ص ۳۷۹ طبع بیروت)

ناظرین کرام نے آیت قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ملاحظہ فرمالیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاء، وبا، قحط، مرض اور الم کے دفع ہونے کا سبب بنایا، دافع حقیقی محض اللہ تعالیٰ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمال عبدیت کے باعث عون الٰہی کا مظہر اتم واکمل ہیں، اسی اعتبار سے درود تاج میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ کہا گیا، جس میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا، بلکہ یہ تو کمالِ عبدیت کا بلند مقام ہے۔

علماء دیوبند کا عقیدہ

مولوی محمد عارف سنبھلی (دیوبندی) استاد ندوۃ العلماء لکھنؤ علماء دیوبند کا عقیدہ

تحریر کرتے ہیں:

"لیکن یہ عقیدہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اولیاء، مقربین کے ذریعہ بھی اپنے بندوں کو فیض اور مدد پہنچاتا ہے اور عالم میں بڑے تصرفات وانقلابات کا ان کو واسطہ بناتا ہے، اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے اور خود حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے قائل بلکہ داعی ہیں، وہ اپنی بینظیر کتاب "منصب امامت" میں ولایت کے ایک خاص مقام اور اس پر فائز ہونے والے اولیاء اللہ (اصحاب خدمت) کے بارہ میں فرماتے ہیں:

حکم علی الاطلاق ایشاں را واسطہ در تصرف کونیہ میگرداند مثل نزول امطار ونمو اشجار وتقلیب احوال وادوار وتحول اقبال وادبار سلاطین وانقلابات حالات اغنیاء ومساکین ورفع بلاء ودفع وباء وامثال ذالک۔

(اللہ تبارک وتعالیٰ جو حکیم مطلق ہے، ان اولیاء مقربین کو عالم کون کے تصرفات میں واسطہ بناتا ہے، جیسے بارشوں کا نازل ہونا، درختوں کا نشو ونما پانا اور حالات کا پلٹا کھانا، بادشاہوں پر اقبال یا ادبار آنا، دولت مندوں، فقراء ومساکین کے احوال کا بدل جانا، بلاؤں کا ٹل جانا، وباؤں کا ہٹ جانا اور ان جیسے دوسرے تصرفات)

پھر اس کی سند میں حضرت شاہ شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں ان ابدال کا ذکر ہے جن کا مستقر شام بتلایا گیا ہے اور ان کے بارہ میں فرمایا گیا ہے۔

یسقی بهم الغيث وينحس بهم علی الدعواء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب.

(ان کے ذریعہ اور ان کی برکت سے بارش نازل ہوتی ہے اور دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی جاتی ہے اور ان کے ذریعہ اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب اور آفات کو ہٹا دیا جاتا ہے) [۵]

ارشد القادری کی کتاب زلزلہ کا تحقیقی و تنقیدی جواب

بریلوی فتنہ کا نیا روپ

مؤلفہ

مولانا محمد عارف سنبھلی استاذ ندوۃ العلماء لکھنؤ

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم

"یعنی اللہ کا سا تصرف کرنا محض شرک ہے"۔

بیحیا باش وہر چہ خواہی کن

ہم پوری تفصیل سے بتلا چکے ہیں کہ جاہل قبر پرست اور تعزیہ پرست قسم کے مریضان شرکت ہی تقویۃ الایمان کے خاص مخاطب ہیں اور وہ ولیوں شہیدوں اور اماموں کے لئے اسی طرح کا تصرف ثابت کرتے ہیں جس طرح کے تصرف کا عقیدہ عرب کے مشرکین اپنے معبودوں اور دیوتاؤں کے بارے میں رکھتے تھے۔ اور تقویۃ الایمان کی اس عبارت میں اور اس طرح کی دوسری، تمام عبارتوں میں اسی عقیدہ کو شرک کہا گیا ہے اور وہ بلاشبہ شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو بھی اپنے فیض اور تصرفات کا واسطہ بناتا ہے

لیکن یہ عقیدہ کہ اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے اولیاء مقربین کے ذریعہ بھی اپنے بندوں کو فیض اور مدد پہنچاتا ہے اور عالم میں بڑے بڑے تصرفات و انقلابات کا ان کو واسطہ بناتا ہے۔ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے اور خود حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اس کے قائل بلکہ، داعی ہیں۔ وہ اپنی بےنظیر کتاب "منصب امامت" میں ولایت کے ایک خاص مقام اور اس پر فائز ہونے والے اولیاء اللہ (اصحاب خدمت) کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

اس مسئلہ پر شاہ شہیدؒ کا ہدایت افروز کلام

حکیم علی الاطلاق ایشاں را واسطہ در تصرفاتِ کونیہ میگرداند مثل نزول امطار و نمو اشجار

اللہ تبارک وتعالےٰ جو حکیم مطلق ہے ان اولیاء مقربین کو عالم کون کے تصرفات میں واسطہ بناتا ہے جیسے بارشوں کا نازل ہونا، درختوں کا نشوونما پانا۔ اور حالات کا پلٹا کھانا۔ بادشاہوں پر اقبال یا ادبار

وتقلیب احوال وادوار وتحول اقبال و ادبار سلاطین وانقلابات حالات اغنیاً ومساکین . ودفع بلا ، ودفع وبا ، وامثال ذالک .

آنا ، دولت مندوں ، فقراء ومساکین کے احوال کا بدل جانا ، بلاؤں کا ٹل جانا اور وباؤں کا ہٹ جانا ، اور ان جیسے ، دوسرے تصرفات .

پھر اس کی سند میں حضرت شاہ شہید رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں ان ابدال کا ذکر ہے جن کا مستقر شام بتلایا گیا ہے اور ان کے بارہ میں فرمایا گیا ہے .

یسقی بھم الغیث وینصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل " الشام بھم العذاب

ان کے ذریعہ اور ان کی برکت سے بارش نازل ہوتی ہے اور دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی جاتی ہے اور ان کے ذریعہ اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب اور آفات کو ہٹا دیا جاتا ہے .

حضرت شاہ شہید رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ نے آگے حضرت مولانا گیلانی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ ہی کی طرح مثال دے کر سمجھایا ہے کہ سورج اور چاند کے ذریعہ دنیا کو جو روشنی ملتی ہے وہ روشنی یہ چاند اور سورج خود پیدا نہیں کرتے نہ خود ہم کو پہنچاتے ہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالٰے ہی یہ روشنی پیدا کرتا ہے اور وہی اپنی قدرت اور اپنے حکم سے ہم تک پہنچاتا ہے . یہ سورج وچاند واسطۂ فیض ہیں . اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ سورج ، چاند ہی روشنی پیدا کرتے اور ہم تک پہنچاتے ہیں تو یہ عقیدہ مشرکانہ ہوگا اسی طرح "اصحاب قدرت" کے ذریعہ جو فیض پہنچتا ہے ، یا جو تصرفات عالم میں ہوتے ہیں وہ خود ان کا

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءَ الزَّکٰوةِ وَکَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ہ (انبیاء)

منصبِ امامت

تالیف

مُحی السُّنّۃ۔ قامع البدعت عالمِ نبیل، فاضل فقید المثیل، مُحدّث و فقیہہ بے بدل، عارف باللہ، عاشقِ رسول اللہ ﷺ مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولٰنا شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ

مترجم

حکیم محمد حسین علوی

ناشر

آئینۂ ادب" چوک مینار انار کلی لاہور

ان کو بزرگان امت وملت بے نہیں جانتے۔ یہ بات صحیح ہے۔ لیکن یہاں معانی سلطنت کی تحقیق پر بحث نہیں بلکہ خلافتِ نبوت کے معانی کی تصدیق پر ہے۔

امامت حقیقیہ کی تین قسمیں | اس بیان سے واضح ہوا کہ امامت حقیقیہ کی عمدہ اقسام تین ہیں :۔

(۱) امامتِ خفیہ (۲) امامتِ باطنہ اور (۳) امامت تامہ۔ پس ان کو تین صورتوں کے ضمن میں لکھا جاتا ہے۔

اوّل امامتِ خفیہ

امامت خفیہ کے معنی | امامتِ خفیہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منازل وجاہت ومقاماتِ ولایت کے ساتھ مشابہت کا حصول ہے اور گویا سیادت جسے وساطت کہا جاتا ہے، رب العزت اور بندوں کے درمیان حصول فیوض غیبی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ باوجودیکہ یہ لوگ ہدایت کے لیے مبعوث نہیں ہوتے۔ پس ضروری ہے کہ یہ وساطت حصول فیض تکوینی کے لیے متحقق ہوتی ہے نہ کہ فیض تشریعی کے لیے۔ پس حکیم مطلق ان کو تصرفاتِ کونیہ میں واسطہ بناتا ہے۔ مثلاً نزول بارش و پرورش اشجار، سرسبزی نباتات وبقائے انواع حیوانات وآبادی قریہ وامصار، تقلب احوال وادوار، وتحویل اقبال وادبار سلاطین وانقلاب حالات اغنیاء ومساکین اور ترقی وتنزل صغار وکبار، اجتماع وتفرق جنود وعساکر ورفع بلا ودفع وباوغیرہ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

111

الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلاً کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلاً لیسقی بھم الغیث وینصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب

ملک شام میں چالیس ابدال ہوں گے جب اُن میں سے کوئی شخص وفات پاجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کسی اور شخص کو اس کی جگہ پر مقرر کردیتا ہے۔ اُن کی برکت سے مینہ برستا ہے، دشمنوں پر فتح ہوتی ہے انہیں کی برکت سے شام والوں پر عذاب نہیں آیا۔

ان کی وساطت امورِ مذکورہ میں تین طرح سے ثابت ہوتی ہے۔

اوّل نزولِ برکت۔ دوم عقدِ ہمت۔ سوم ورودِ الہام۔

نزولِ برکت کی مثال یوں سمجھئے مثلاً، اللہ تعالیٰ نے آفتاب کے جسم کو باعثِ تنویرِ عالم اور رافعِ تاریکی بنایا ہے (اگرچہ اطرافِ عالم میں نور کا پھیلنا اور روئے زمین سے سیاہی کا دور ہونا محض خدائے عزوجل کی قدرتِ کاملہ سے ہے اگر کوئی آفتاب کو خالقِ نور سمجھے گا تو وہ کافر ہوجائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی عادت اسی طرح جاری ہے کہ جس وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے تو تمام جہان روشن ہوجاتا ہے (۲) اسی طرح مقربانِ بارگاہ ملائکہ ہیں کہ جن کا وجود بمنزلہ آفتاب کے ہے جو چرخِ ملکوت کے اوج پر چمکتا ہے۔ (۳) اور اسی طرح چاند ہے جبروت میں جو شبِ تاریک میں درخشاں ہے ان تمام کے ساتھ غیب سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جو اصلاحِ عالم، انتظامِ بنی آدم، گردشِ ایام اور تغیرِ حالاتِ زمانہ کا سبب ہوتا ہے۔ پس جو کچھ تغیرات و انقلابات اطرافِ عالم یا بنی آدم میں پیدا ہوتے ہیں کوئی بھی ان کی قدرت سے نہیں ہوتے اور نہ ان میں بذاتہٖ کسی تصرف کی

١١٢

طاقت ہے بلکہ اللہ رب العزت نے ان کو تصرفِ عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کے سپرد کر دیئے۔ پس یہ بحکمِ خدا اپنی طاقت صرف کرتے اور گوناگوں تصرفات اور رنگارنگ تغیراتِ عالمِ کون میں ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا یہ اعتقاد کہ وہ بذاتہٖ متصرف ہیں محض شرک اور کفر ہے۔ اگر کوئی اُن کی نسبت یہ عقیدہ رکھے تو بے شک وہ مشرک مردود اور کافر مطرود ہے۔ حاصل کلام یہ کہ تقدیرِ الٰہی کا نزول کسی مقبولِ بارگاہ کی وجاہت یا دُعا کی بنا پر ہو تو یہ دُوسری بات ہے اور تصرفات کوئی کا صدور اسی مقبولِ بارگاہ سے اگرچہ بامرِ اللہ ہو علٰحدہ بات ہے۔ پہلا عین اسلام ہے (یعنی خدا اُن کو طاقت دے) اور دُوسرا محض کفر (یعنی وہ خود متصرف ہو سکتے ہیں) ؎

ببیں تفاوتِ راہ از کجا است تا بکجا

وفورِ شفقت کی تفصیل

عقدِ ہمت کے بیان کی تحقیق دو طرح پر ہے۔ اوّل وفورِ شفقت۔ دوم ظہورِ اثرِ تقدیر۔ کہ بندگانِ خُدا سے شفقت کا زیادہ ہونا مقاماتِ ولایت میں سے ہے جو ولایت کے کامل ہونے کا نتیجہ ہے۔ چونکہ وہ حضرات ہدایت (بطریق نبوت) کے لیے مبعوث نہیں ہوئے اِس لیے اُن کی شفقت عباد اللہ کے حق میں ان کے معاشی حالات ہی تک محدود ہے مثلاً دفعِ بلا، حصولِ عطیات، ترقیِ حال و عروجِ اقبال وغیرہ۔

پس جس طرح عباد اللہ کے لیے مبعوثین کی شفقت اُمورِ آخرت کی اصلاح میں مصروف ہوتی ہے ایسا ہی ان بزرگوں کی شفقت عباد اللہ کے لیے معاش میں ان کے حال کے انتظام پر لگی رہتی ہے۔ پس مبعوثین کی شفقت عباد اللہ کے

غیر مقلدین کا عقیدہ

مشہور غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

''اہل صلاحیت (صالح لوگوں) کے دم قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہونا، اور بارشوں کا بوقتِ ضرورت برسنا اور رزق و مال میں افزائش، احادیث صحیحہ مرفوعہ اور آثار صحابہ وتابعین اور دیگر بزرگان دین کے واقعات سے ثابت ہے اور یہ متواترات کی جنس ہے، اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔''

یہ عجیب عقیدہ ہے

معترضین کے لئے آخری بات لکھتا ہوں، شاید یہ بات سمجھ میں آجائے، علم طب میں دوا ''سم الفار'' ضار ہے یعنی ضرر پہنچانے والا، مضر ہے نقصان دہ ہے، اور ''بنفشہ'' نافع ہے، یعنی نفع پہنچانے والا ہے، تو جب ایک دوا جو کہ اللہ نہیں ہے مجازی طور پر نقصان اور نفع پہنچانے والی ہے، مجازی طور پر اسے ضار اور نافع کہہ سکتے ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجازی طور پر دَافِعِ الْبَلاَءِ وَالْوَبَآءِ کیوں نہیں کہہ سکتے؟ ایک دوائی تو دافع وبا اور دافع مرض ہو، مگر پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَافِعِ الْبَلاَءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ نہ ہوسکیں، یہ عجیب عقیدہ ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سراپا رحمت و برکت ہیں۔

درود تاج کے بعض الفاظ کا حکم

فتویٰ علمائے دیوبند

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ درود تاج میں دَافِعِ الْبَلاَءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ کے الفاظ آتے ہیں یہ پڑھنے درست ہیں؟ ان کے پڑھنے سے شرک تو لازم نہیں آتا؟

سلام علی ابراہیم

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ
نَذِيْرًا وَّدَاعِيًا
اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ

سِرَاجًا مُّنِيْرًا

مؤلفہ
علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

شائع کردہ:- عبدالقیوم میر برادر زادہ مؤلف مرحوم
حسب فرمائش
جمعیۃ اہل حدیث سیالکوٹ شہر

تعداد جلد		ہدیہ
ایک ہزار	شعبان ۱۳۸۴ھ طبع ثانی دسمبر ۱۹۶۴ء	ایک روپیہ ۲۵ پیسے

وجہ سے۔ (مشکوٰۃ صفحہ)

الغرض حضور انور صلعم سراپا برکت ہے۔ اور سب انبیاء علیہم السلام خدا کی وحی کے سبب ہر امر میں یمن و برکت والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کی زبانی نقل کیا۔ کہ انہوں نے گود مادر میں کہا۔ وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ۔ (یعنی) خداوند تعالیٰ نے مجھ کو صاحبِ برکت بنایا ہے۔ جہاں کہیں میں ہوں۔ (زمین پر یا آسمان پر۔ سفر میں یا حضر میں) اور حضرت ابراہیم و اسحاق (علیہما السلام) کے حق میں فرمایا۔ وَبَارَکْنَا عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ۔ (صافات ۲۳پ) (یعنی) ہم نے برکت رکھی اُس پر یعنی ابراہیمؑ پر اور اسحاقؑ پر (بھی)۔

اور اہل صلاحیت کے دم قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دُور ہونا۔ اور بارشوں کا بوقتِ ضرورت برسنا۔ اور رزق و مال میں افزائش احادیثِ صحیحہ مرفوعہ اور آثارِ صحابہ و تابعین اور دیگر بزرگانِ دین کے واقعات سے ثابت ہے۔ اور یہ متواترات کی جنس سے ہے۔ اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔ ھٰذا واللّٰہ الھادی۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید کی نسبت فرمایا۔ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ۔ (ص ۲۳پ) (یعنی (اے پیغمبرؐ!) ہم نے (یہ) برکت والی کتاب آپ کی طرف اتاری ہے"۔

نیز فرمایا۔ وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ (انبیاء ۱۷پ) یعنی یہ برکت والا ذکر (نصیحت نامہ) ہے جسے ہم نے (مقامِ عظمت سے) اُتارا ہے"۔

جواب: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنی "دَافِعِ الْبَلَاءِ" کہنا کہ آپ کے ذریعہ سے بلاء دفع ہوتی ہے درست ہے، اور بایں معنی کہ آپ خود استقلالاً بلا کو دفع کرتے ہیں درست نہیں، ایسے الفاظ جو موہوم شرک ہوں اور عوام میں مفسدہ کا باعث ہوں قابل اجتناب واحتراز ہیں، سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں درود بھیجنے کے لئے دوسرے صحیح درود شریف بہت ہیں ان کو ہی پڑھا جائے۔

(ماخوذ من مجموعۃ الفتاویٰ جلد۲، ص ۱۹۲) فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح

بندہ محمد عبداللہ غفرلہ مفتی خیر المدارس ملتان

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ ۲۸ شوال ۱۳۷۹ھ

اس فتویٰ میں دیوبندی مفتیوں نے صاف لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان معنوں میں دَافِعِ الْبَلَاءِ کہنا کہ آپ کے ذریعہ سے بلاء دفع ہوتی ہے، درست ہے، اور استقلال کے معنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع بلاء کہنا درست نہیں۔

اہل سنت کا عقیدہ

الحمدللہ اہل سنت وجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور ذریعہ سے بلاء دفع ہوتیں ہیں اسی لئے آپ کو مجازی طور پر دَافِـعِ الْبَلَاءِ کہا جاتا ہے، مستقل دَافِـعِ الْبَلَاءِ کہنا اہل سنت کے نزدیک شرک ہے، کیونکہ استقلال تو الوھیت کے لئے ہے۔

فتویٰ میں جو یہ کہا گیا ہے کہ ایسے الفاظ موہوم شرک ہیں ان سے بچنا چاہئے، تو یہ بھی عجیب فتویٰ ہے، جب آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجازی دَافِـعِ الْبَلَاءِ مان رہے ہیں اور مستقل دَافِـعِ الْبَلَاءِ نہیں مان رہے تو شرک کی جڑ تو کٹ گئی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب سے جان چرانا اور آپ کے لئے عزت وتوقیر کے الفاظ استعمال نہ کرنے کے بہانے بنانا، محبت رسول کی علامت نہیں بلکہ بغض

خیر الفتاویٰ

جلد اول

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
و دیگر مفتیان خیر المدارس کے علمی و تحقیقی فتاویٰ کا منتخب مجموعہ

مرتبہ

مفتی محمد انور

باہتمام
حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ
مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان
پاکستان

درود تاج کے بعض الفاظ کا حکم کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ درود تاج میں دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کے الفاظ آتے ہیں یہ پڑھنے درست ہیں۔ ان کے پڑھنے سے شرک تو لازم نہیں آتا؟

الجواب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنی "دافع البلاء" کہنا کہ آپ کے ذریعے سے بلاء دفع ہوتی ہے درست ہے۔ اور بایں معنی کہ آپ خود استقلالاً بلاء کو دفع کرتے ہیں درست نہیں۔ ایسے الفاظ جو موہم شرک ہوں اور عوام میں مفسدہ کا باعث ہوں قابل اجتناب واحتراز ہیں۔ سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں درود بھیجنے کے لئے دوسرے صحیح درود شریف بہت ہیں ان کو ہی پڑھا جائے۔ (ماخوذ من مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۹۲)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ ۲۸ شوال ۱۳۷۹ھ

بندہ محمد عبداللہ غفرلہ مفتی خیر المدارس ملتان

درود پاک میں "ونور عرشہ" کا حکم درود شریف صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ واہل بیتہ وازواجہ وذریاتہ ونور عرشہ اجمعین کیا یہ درود شریف صحیح ہے بعض کہتے ہیں کہ غلط ہے۔ اس لئے کہ بریلوی پڑھتے ہیں۔

الجواب اگر نور عرشہ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے تو یہ لفظ آپ کے نام کے ساتھ آنا چاہئے۔ اگر کوئی اور چیز مراد ہے تو اس پر درود کا کیا مطلب اور پہلی صورت میں اس لفظ کی بجائے "سید الانبیاء" ذکر ہو جائے تو کیا حرج ہے؟

فقط واللہ اعلم، بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

بخشش کیلئے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھنا ۱: زید اپنی زندگی میں اپنے لئے پچھتر ہزار مرتبہ ۷۵۰۰۰ کلمہ شریف پڑھ کر اپنے لئے ذخیرہ کرتا ہے کہ بعد مرنے کے میری بخشش ہو جائے۔

۲: یا اسی طرح کسی کی موت کے بعد اسے پچھتر ہزار دفعہ پڑھ کر بخشتا ہے تو کیا ان دونوں کی بخشش ہو جائے گی؟

۳: یہ تعداد کتنی ہے؟ ۴: پورا کلمہ طیبہ یا صرف پہلا حصہ پڑھے؟

سائل ہدایت شاہ راولپنڈی۔

رسول کی علامت ہے۔

پھر فتویٰ میں یہ بھی لکھا کہ درود بھیجنے کے لئے دوسرے صحیح درد شریف بہت ہیں ان کو ہی پڑھا جائے، تو یہاں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ صرف نماز والا درود ابراہیمی شریف ہی درود نہیں ہے جیسے کہ بعض دیوبندی کہہ دیا کرتے ہیں بلکہ دوسرے صحیح درود شریف بھی بہت ہیں۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''قُلْ لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللہ'' یعنی اے محبوب فرمادو کہ میں تو اپنی ذات کے لئے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اپنے نفع ونقصان کے بھی مالک نہیں تو دوسروں کے لئے کیا دَافِعِ الْبَلَاءِ ہوں گے۔

جواب: آیت کا مقصود یہ ہے کہ میں بغیر رب کے چاہے ہوئے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں، اِلَّا مَاشَآءَ اللہ یعنی اس کے چاہنے اور اُس کے دینے سے مالک ہوں، یہاں ذاتی مستقل ملکیت کا انکار ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ملکیت کا اقرار ہے، یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

غیر مقلد مولانا کا بیان

مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد (المتوفی ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۰ء) لکھتے ہیں کہ!

''نفع وضرر حقیقت میں خدا ہی کی جانب سے ہوتا ہے، خدا کے سوا کسی اور میں یہ طاقت نہیں ہے کہ کسی کو بغیر اذن خدا کے نفع وضرر پہنچاوے تو یہ عقیدہ بے شک اہل سنت و جماعت کا ہے اور ایسا ہی عقیدہ ہر مسلمان کو رکھنا چاہئے، اس عقیدہ کے حق ہونے پر متعدد آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صاف اوصریح طور پر دلالت کرتی ہیں، قَالَ اللہُ تَعَالٰی قُلْ لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللہ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ

حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی م ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۰ء

کے

مکتوبہ اور مصدقہ فتاوی کا بینظیر مجموعہ

فتاوی نذیریہ

مبوب و مترجم

جلد اوّل

ناشر

اہل حدیث اکادمی

کشمیری بازار لاہور

اس سے نہ قبول کرنی چاہیئے، اگر شخص مذکور نماز پڑھتا ہو اور کوئی شخص اس کی اقتدا کرے، تو جائز ہے، پس ایسے شخص کو سردار وغیرہ بنانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ جو شخص ادیان باطلہ کفریہ کی صراحۃً تصویب کرے، اور ساتھ اس کے ان کے معابد میں بھی شامل ہو، تو وہ باتفاق اہل علم کافر ہے، ایسا شخص اگر توبہ صحیحہ کرے جس کے آثار ظاہرہ پائے جائیں، تو البتہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگا، اور جمیع احکام میں مثل سائر اہل اسلام کے ہوگا، اس کے ساتھ سلام و کلام اور اس کی شادی و غمی میں شریک ہونا، اور نماز میں اس کی اقتدا کرنا وغیرہ سب کچھ جائز و درست ہوگا، رہا یہ امر کہ بعد توبہ صحیحہ کے اس کو سردار و امام بنانا درست ہے یا نہیں، سو واضح ہو کہ ہر مسلمان سرداری و امامت کی قابلیت و اہلیت نہیں رکھتا ہے، اس منصب جلیل کی شرعاً جو اہلیت و قابلیت رکھے، اس کو بنانا چاہیئے، رہی یہ بات کہ شخص مذکور کو خفقان یا جنون ہے یا نہیں، سو واضح ہو کہ خفقان یا جنون امراض مشاہدہ و بدیہیہ سے ہیں اگر شخص میں خفقان یا جنون کے آثار و علامات پائے جاتے ہیں، تو یہ شخص مجنون یا مبتلا بخفقان قرار دیا جاوے گا، ورنہ نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ محمد عبد الحق ملتانی عفی عنہ

سید محمد نذیر حسین

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں، علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ عقیدہ رکھنا کیسا ہے، کہ کوئی بشر کچھ نہیں کرسکتا ہے، جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے، ایک حضرت جاہل مسلمانوں میں نہایت زور کے ساتھ علی الاعلان عقیدہ مندرجہ بالا کو کہتے ہیں، کہ خاص اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے، پس سوال یہ ہے، کہ اگر ایسا ہی عقیدہ عند الشرع درست ہے، اور خاص اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے، تو سب کو تسلیم کرنا چاہیئے، اور اگر عند الشرع درست نہیں ہے اور خلاف عقیدہ اہل سنت ہے، تو جواب شافی فرمایا جاوے کہ ایسے عقیدے والے کا کیا حکم ہے، اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بھی ہوگی یا نہیں، کیونکہ غریب ناواقف مسلمان گرداب بلا میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جاویں گے، یہ معاملہ عقائد کا ہے، بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے، کہ نفع و ضرر حقیقت میں خدا ہی کی جانب سے ہوتا ہے، خدا کے سوا کسی اور میں یہ طاقت نہیں ہے، کہ کسی کو بغیر اذن خدا کے نفع و ضرر پہنچاوے تو یہ عقیدہ بے شک اہل سنت والجماعت کا ہے، اور ایسا ہی عقیدہ ہر مسلمان کو رکھنا چاہیئے اس عقیدہ کے حق ہونے پر متعدد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ صاف اور صریح طور پر دلالت

کرتی ہیں قال اللہ تعالیٰ ^ا^ قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ۔ اور اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے کہ انسان مجبور محض ہے، اس کو کچھ بھی اختیار نہیں ہے، اس کے حرکات مثل جمادات کے ہیں، تو یہ عقیدہ بالکل غلط و باطل ہے، اور یہ عقیدہ فرقہ جبریہ کا ہے، ایسے عقیدۂ باطلہ سے ہر مسلمان کو بچنا فرض ہے، ایسے عقیدے سے ان آیتوں کا انکار لازم آتا ہے قل تجزون الا ما کنتم تعملون۔ فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر۔ جزاء بما كانوا يعملون۔ ایسے عقیدہ باطلہ والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سید محمد نذیر حسین

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:۔

(۱) زید مریض کو دیکھ کر بولا کہ اکثر حکماء یوں کہتے ہیں کہ ہماری دوا استعمال کرتے ہی اس مریض کو آرام ہوگا، حالانکہ آرام نہیں ہوتا ہے، اس پر خالد نے لگے ہی بطور استفہام انکاری کے یوں کہا کہ جس کا ترجمہ اردو میں یہ ہوتا ہے کہ کیا وہ لوگ خدا کے خالہ زاد بھائی ہیں، آیا اس کہنے پر خالد عاصی ہوگا یا نہیں؟

(۲) اگر سہواً یا خطاءً کلمہ کفر کسی مومن کی زبان پر جاری ہو، اس کا کیا حکم ہے، کافر ہوگا یا نہیں؟

(۳) اگر کوئی شخص خالد مذکور یا شخص خاطی مذکور کو کافر کہے، اس پر کیا حکم ہے، بینوا بالدلیل والبرهان توجروا عند الرحمٰن۔

الجواب:۔ (۱) ہرگز خالد عاصی نہیں، کیونکہ قول خالد کا یہاں بطور استفہام انکاری کے ہے اور استفہام انکاری جس پر داخل ہوتا ہے، اس کا خلاف مقصود ہوتا ہے یعنی اگر مثبت پر داخل ہو، تو مراد منفی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے^۴^ فارجع البصر هل ترى من فطور^۵^ اور اگر استفہام انکاری منفی پر داخل ہو، تو مراد مثبت ہوتا ہے، جیسا کہ قول اللہ پاک کا^۶^ الیس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى وقوله تعالى۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین^۷^ اور جب استفہام بلا قرینہ ہو، تو

ا ۔ (آپ) کہہ دیجیے کہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا مالک بھی نہیں ہوں، مگر جو اللہ چاہے وہ ہی ہوگا۔ ۱۲

ٖ۲ تم صرف وہی بدلہ دیئے جاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے ۱۲ ۳ پھر جو شخص چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے ۱۲ ۴ بدلہ ہے اس چیز کا جو وہ کیا کرتے تھے ۱۲ ۵ اپنی نگاہوں کو بار بار گھماؤ کیا تم کسی قسم کا نقص دیکھتے ہو؟ ۱۲ ۶ کیا یہ (خدا) اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کر سکے ۱۲ ۷ کیا خداوند تعالیٰ سب حاکموں کے حاکم نہیں ہیں ۱۲

درود تاج غیر مقلدین کی نظر میں

(۱) محمد اقبال کیلانی غیر مقلد جامعہ ملک سعود، ریاض (سعودی عرب) اپنی کتاب ''درود شریف کے مسائل'' میں مسئلہ ۲۴ کے تحت لکھتے ہیں:

''درود تنجینا، درود ماہی، درود مقدس، درود تاج، درود لکھی اور درود اکبر (چاروں حصوں) کے الفاظ غیر مسنون ہیں۔''[۱]

(۲) مولانا ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد سے سوال کیا گیا کہ ''درود تاج، درود لکھی، حزب البحر، دلائل الخیرات اور پنجم کلمہ رد کفر یہ ماثور ہے یا نہیں؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم کردہ درود وہ ہے جو التحیات میں پڑھا جاتا ہے، اس کے سوا باقی سب لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں، جن کی پابندی کرنے کا حکم نہیں۔[۱]

(۳) سوال: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ کا وظیفہ شمال رخ دست بستہ کھڑے ہوکر پڑھنا لکھا ہے، حدیث شریف میں اس کی بھی کچھ اصلیت ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں جس درود کی تعلیم آئی ہے وہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ'' اس کے سوا مذکورہ درود سب بناوٹی ہیں اصل کے ہوتے ہوئے بناوٹی کو لینا ناجائز ہے۔[۱]

کتاب الصلاۃ علی النبی ﷺ ۰ درود شریف کے مسائل

قال رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (مسلم)

جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا، اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے (مسلم)

◎

محمد اقبال کیلانی

جامعہ ملک سعود ۔ الریاض

حدیث پبلیکیشنز ۰ شیش محل روڈ لاہور

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے (درود شریف کے بارہ میں) سوال کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر درود بھیجا کرو اور دعاء میں اسے لازم کرلو اور یوں کہو اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرما"۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۳) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

«اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: صَلُّوْا عَلَيَّ وَقُوْلُوْا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ».

رَوَاهُ اِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِيْ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ "ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہے لیکن آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟" رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجنے کے لئے یہ الفاظ کہو۔ "یا اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور بزرگ ہے"۔ اسے اسماعیل قاضی نے فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴ درود تنجینا، درود ماہی، درود مقدس، درود تاج، درود لکھی اور درود اکبر (چاروں حصوں) کے الفاظ غیر مسنون ہیں۔

فتاویٰ ثنائیہ

جس میں،

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے
۴۴ سالہ فتاویٰ کو فقہی ترتیب کے ساتھ اس طرح مرتب کر دیا گیا ہے
کہ عبادات و معاملات کا کوئی مسئلہ باقی نہیں رہا

محشی بحواشی شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جلد اوّل

مرتبہ

حضرت مولانا محمد داؤد صاحب رازؔ

ناشر

ادارہ ترجمان السنۃ، ۷ ایبک روڈ، لاہور

سوال :- بزرگوں سے دعا کرانی اور ان کے واسطے شیرینی لے جانا جائز ہے یا نہیں؟ اور سنا ہے کہ شیرینی کسی کے پاس بطور تحفہ لے جانا سنت ہے۔ کیا رسول کریم کا یہ فعل تھا۔

جواب :- بزرگوں سے دعا کرانا سنت ہے اور ان کی نذر کو کوئی پسندیدہ چیز لے جانا بھی جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم ایسا کرتے تھے اور آنحضرت منع نہ فرماتے تھے۔

٩ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ

سوال :- قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فتمثل لها بشرا سویا۔ کہ جبرئیل بشر کی صورت پر حضرت مریمؑ پر آیا تھا۔ یہ بشر کی صورت پر کیوں آیا تھا۔ اور فرمایا۔ فنفخنا فِيهَا مِنْ رُّوحِنَا۔ یہ نفخ کس نے کیا تھا۔ جبرئیل نے یا خدا نے؟

جواب :- جبرائیلؑ بشر کی صورت میں آیا تھا۔ تاکہ حضرت مریمؑ کو وحشت نہ ہو۔ نفخ خدا کا فعل ہے جس طرح وہ دوسرے کام اسباب کے ساتھ کرتا ہے۔ ممکن ہے یہ بھی اسباب سے ہو۔ مگر لفظوں میں فاعل خدا ہے۔

۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۱ھ

سوال :- یہ جو حضرت یوسفؑ کے قصے میں فرمایا۔ يَا أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ۔ یہ لفظ سارق کا کیوں فرمایا۔ کیا وہ بھائی سارق تھے۔ کیا وجہ تھی۔

جواب : حضرت یوسف علیہ السلام نے سامان تلاش کیا تھا۔ اردلی اور پولیس والوں نے ان کے بھائیوں کو چور کہدیا یہ ایک معمولی بات ہے کیونکہ ان کو اندرونی راز معلوم نہ تھا۔ یوسفؑ نے کوئی ایسا ناجائز لفظ کوئی نہیں کہا

اہلحدیث ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۲ھ

سوال :- درود تاج۔ درود لکھی۔ حزب البحر۔ دلائل الخیرات۔ اور ختم کلمہ رد کفر۔ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ الخ یہ ماثور ہے یا نہیں

۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۲ھ

جواب :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم کردہ درود وہ ہے جو التحیات میں پڑھا جاتا ہے اس کے سوا باقی سب لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ جن کی پابندی کرنے کا حکم نہیں۔

۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۲ھ

تشریح : ایک اور درود صلوٰۃ النار کے نام سے مشہور ہے جس کے الفاظ اللّٰهُمَّ صل صلوة كاملة وسلم سلاما تاما علی سیدنا محمد تنحل به العقد وتنفرج به الكرب الخ ہیں اس کے بارے میں مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث

سوال: مکہ مکرمہ میں بدو لوگ حج کو بیچتے ہیں اور حج کو جانے والے ان کے پاس سے حج خرید کر اپنے سنگوں کو بخشواتے ہیں کیا ایسے حج مردوں کو پہنچ سکتے ہیں؟ اور مردوں کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۹۲۵۳)

جواب: حج یا کوئی اور شرعی فعل بکری کی چیز نہیں جو بک سکے۔ یہ محض دکانداری ہے۔ حج بدل میں نیابت تو ثابت ہے مگر خرید و فروخت نہیں نیابت یہ ہے کہ اس کی طرف سے نیت کرے لبیک من فلان کہے۔ (۲۳ رمضان ۱۳۴۲ھ)

سوال: سر سید احمد خان مرحوم حنفی تھے یا اہلحدیث!۔ (سید اسمٰعیل عارف از بلی)

جواب: سر سید احمد خان نہ حنفی تھے نہ اہل حدیث بلکہ وہ محض اہل قرآن تھے حدیث کے منکر تھے۔ ہاں ایک دفعہ انہوں نے جماعت اہلحدیث سے مدافعت کی تھی جس کے صلہ میں اہلحدیث کانفرنس منعقدہ علیگڈھ میں ان کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ (۱۰ محرم ۱۳۴۳ھ)

سوال: صلی اللہ علی النبی الامی و الہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلامٌ علیک یا رسول اللہ کا وظیفہ شمال رخ دست بستہ کھڑے ہو کر پڑھا گیا ہے حدیث شریف میں اس کی بھی کچھ اصلیت ہے یا نہیں؟ (محمد شریف دکاندار ضلع کٹک)

جواب: حدیث شریف میں جس درود کی تعلیم آئی ہے وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اس کے سوا مذکورہ درود سب بناوٹی ہیں اصل کے ہوتے بناوٹی کو لینا ناجائز ہے۔ (اہلحدیث ۲ صفر ۱۳۴۸ھ)

سوال: سویا ہوا آدمی اس وقت جاگے جس وقت آفتاب طلوع یا غروب ہو رہا ہو تو ایسے شخص کو اسی وقت نماز پڑھنی ہو گی یا تھوڑی دیر کرے تاکہ آفتاب پوری طرح طلوع یا غروب ہو جائے (عبد السبحان کلکتہ)

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیند میں قصور نہیں مسلمان اگر بے اختیار نیند میں پڑا رہے تو جس وقت جاگے وہی اس کا وقت ہے۔ اس کے بعد علماء دو گروہ ہو گئے ہیں ایک گروہ تو یہی کہتا ہے کہ جب جاگے پڑھ لے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے اوقات مکروہات میں نماز نہ پڑھے بلکہ ذرا دیر کے بعد جائز اوقات میں پڑھے ان دونوں خیالوں میں سے جو خیال کسی کو پسند ہو اختیار کرے۔ (۸ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ)

اعتراضات کے جوابات

غیر مقلد علماء، درود ابراہیمی کے علاوہ باقی تمام درودوں کو غیر مسنون، غیر ماثور، بناوٹی اور بدعت کہتے ہیں، بے شک درود ابراہیمی مسنون درود شریف ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے، درود ابراہیمی کے علاوہ بھی اور درود مسنون ہیں جو کہ احادیث سے ثابت ہیں، یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں، اس مسئلہ پر تفصیلی گفتگو ہم نے اپنی دوسری کتاب ''انعامات دود شریف'' میں کردی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ غیر مقلدین درود ابراہیمی کے علاوہ کسی دوسرے غیر مسنون، غیر ماثور اور بقول ان کے بناوٹی درود کو بھی پڑھنا لکھنا جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

محمد اقبال کیلانی غیر مقلد نے اپنی کتاب ''درود شریف کے مسائل'' کے جس صفحہ پر درود تاج اور دیگر درودوں کے متعلق لکھا ہے کہ یہ غیر مسنون ہیں، کیلانی صاحب نے اسی صفحہ پر دس مرتبہ درود شریف ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کا پہلا فتویٰ ان کے فتاویٰ ثنائیہ کے جس صفحہ پر درج ہے، اس صفحہ پر دو مرتبہ درود ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا ہوا موجود ہے، اس کے علاوہ فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۲۲۱ پر مولانا ثناء اللہ امرتسری نے درود شریف سے متعلق ایک سوال کا جواب دیا ہے، اس جواب پر محشی فتاویٰ مولوی شرف الدین دہلوی غیر مقلد حاشیہ میں لکھتا ہے!

''آپ کے نام نامی کو سن کر آپ پر درود پڑھنا بہت ہی ضروری ہے، جو اس میں کوتاہی کرے وہ بخیلوں کا بخیل ہے، درود شریف بہتر وہی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، مختصر پڑھنا ہو تو ''صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھ لیا جائے۔''

ہمارا تمام دنیا کے غیر مقلدوں کو چیلنج ہے کہ انہوں نے جو درود شریف ''صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھنا لکھنا جائز ثابت کیا ہے، وہ اس درود کو مسنون، ماثور اور غیر بناوٹی

ارشاد ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔ دوسری شفاعت اس تفصیل سے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ مفصل ہو گی جس میں کچا۔ گرا ہوا بچہ بھی ماں باپ کی شفاعت کرے گا یہاں تک کہ سب سے اخیر خدائے تعالیٰ فرمائے گا کہ سب نے شفاعت کر لی "۔ لَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ اب تو ارحم الراحمین (خدا) ہی باقی رہ گیا۔ وہ رحمت کے دونوں ہاتھوں سے دوزخیوں کو نکال دے گا۔ یہاں تک کہ سب امت بہشت میں داخل ہو جائے گی۔ ان پچھلے لوگوں کا نام ہو گا عُتَقَاءُ اللهِ[1]۔ (۷ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ)

سوال: خطبہ۔ جمعہ۔ یا وعظ میں آنحضرت رسولِ کائنات کا نام نامی۔ اسم گرامی سن کر درود بھیجتے ہیں۔ اور درمیان اذان کے بھی جواب کے ساتھ درود پڑھتے ہیں۔ آیا از روئے شریعت یہ امور جائز ہیں۔ یا نہیں۔

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے۔ جب میرا نام (آنحضرت) سنو تو درود پڑھو۔ اس حدیث پر تعمیل کرنے کو درود پڑھیں تو جائز بلکہ کار ثواب ہے۔ (۲۰ ذی قعدہ ۱۳۴۲ھ)

شرفیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی واسم گرامی کا جب ذکر ہو تو درود شریف پڑھنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي (الحديث اخرجه الترمذي وقال حسن غريب كذا في تنقيح الرواة ص۱۸۴ ج۱۔ هذا عن ابي هريرة واخرجه ايضا الطبراني عن كعب بن عجرة وفيه قال جبرئيل رغم انف امرئ ذكرت عنده فلم يصل عليك فقلت آمين رجاله ثقات كما قال العراقي واخرجه ايضا الطبراني عن جابر بلفظ قال جبرئيل شقي من ذكرت عنده فلم يصل عليك فقلت آمين انتهى كذا في نيل الاوطار ص۲۲۴ ج۲۔

مقصد ان روایات کا یہ ہے کہ آپ کے نام نامی کو سن کر آپ پر درود شریف پڑھنا بہت ہی ضروری ہے۔ جو اس میں کوتاہی کرے وہ بخیلوں کا بخیل ہے۔ درود شریف بہتر وہی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ مختصر پڑھنا ہو تو صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑھ دیا جائے۔

ابو سعید شرف الدین دہلوی

---

[1] یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے آزاد کردہ بندے۔ اللّٰهم اعتقنا من النار آمين۔ (راز)

ثابت کریں، یہ چیلنج قیامت تک ہے، اگر مسنون و ماثور ثابت نہ کرسکیں تو درود تاج کو پڑھنا بھی جائز مان لیں اور اس سے نفرت کرنا چھوڑ دیں، حقیقت میں تو ان لوگوں نے درود ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کو درود مان کر درود تاج کو بھی درود مان لیا ہے، لیکن ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔

درود ''صلی اللہ علیہ وسلم'' تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کئی سو سال بعد محدثینِ کرام نے ایجاد کیا، وہ جب حدیث شریف لکھتے تھے ''قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ '' تو آگے درود ابراہیمی لکھنے کی بجائے مختصر درود ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھ دیتے، یہ درود نہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امت کو تعلیم فرمایا، نہ صحابۂ کرام نے پڑھا، کسی نے آج تک اسے ناجائز و بدعت نہ کہا بلکہ معترضین اس درود کو اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں، پڑھتے ہیں، بولتے ہیں لیکن اس وقت ان لوگوں کو اس درود شریف کے متعلق غیر مسنون، ناجائز، بناوٹی اور بدعت کے الفاظ یاد نہیں آتے۔ آج تو یہ دھاندلی چل جائے گی مگر روز قیامت اس کا جواب ضرور دینا پڑے گا۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا فتویٰ

مودودی صاحب کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ

''درود و سلام عربی (زبان) میں بھی ہوسکتا ہے نعتیہ نظم اور نثر میں بھی اور کسی دوسری زبان میں بھی ہوسکتا ہے (جیسے ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' اور ''کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود'' وغیرہ) ان کو بھی درود و سلام ہی کہا جائے گا اور ان کا وہی ثواب ہوگا جو کہ عربی الفاظ کے درود پڑھنے سے ہوگا۔ البتہ اسے فلمی گانوں کی طرز پر نہیں گانا چاہئے۔

مودودی صاحب کی عبارت سے بھی ثابت ہوگیا کہ درود تاج، درود لکھی وغیرہ سب درود ہی ہیں۔

درود و سلام

سیّد ابوالاعلیٰ مودودی

ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اردو بازار، لاہور

ہے کہ کچھ واعظین نے یہ نیا طریقہ شروع کیا ہے کہ وہ صلوٰۃ علی النبی کی طرح اپنے سرپرستوں اور حامیوں کے لئے بھی صلوٰۃ کا لفظ استعمال کرتے لگے ہیں میرا یہ خط پہنچنے کے بعد ان لوگوں کو اس فعل سے روک دو اور انہیں حکم دو کہ وہ صلوٰۃ انبیاء کے لئے مخصوص رکھیں اور دوسرے مسلمانوں کے حق میں دعا پہ اکتفا کریں (روح المعانی) اکثریت کا یہ مسلک بھی ہے کہ حضورؐ کے سوا کسی نبیؑ کے لئے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کا استعمال درست نہیں ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

نوٹ:

ڈرود شریف و سلام کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مولانا مودودی مرحوم نے فرمایا۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف درود وسلام جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے یہ دُرود وسلام عربی میں بھی ہو سکتا ہے اور نعتیہ نظم ونثر میں، کسی دوسری زبان میں بھی ہو سکتا ہے۔ البتہ اسے فلمی گانوں کی طرز پہ گانا حضورؐ کی شان کے خلاف ہے۔

نُورٌ مِّنْ نُورِ اللہِ پر اعتراض

مولانا داؤد غزنوی غیر مقلد (لاہور) لکھتے ہیں

یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے ذاتی نور سے پیدا ہوئے، نہ صرف یہ کہ جہالت ہے، بلکہ صریح کفر ہے، اس لئے کہ اس کا معنی یہ ہوگا کہ ذات الٰہی کا نور، مادہ ہوا آپ کی پیدائش کا، گویا آپ ذات الٰہی کے جز ہیں ــــ العیاذ باللہ اور یہ عقلاً و شرعاً غلط ہے.... نیز اگر اللہ سبحانہٗ وَ تعالیٰ و تقدس نے اپنے نور کا ایک حصہ الگ کر کے آپ کے وجود کو تیار کیا، تو معاذ اللہ معاذ اللہ! اللہ جل شانہ کے ذاتی نور کا ایک جز کم ہو گیا۔

اعتراض کا جواب

نُورٌ "مِّنْ نُورِ اللہِ ہونے کا معنی یہ نہیں کے معاذ اللہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کے نور کا مادہ ہے، یا حصہ ہے یا جز ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کو جہالت کی بنا پر مغالطہ ہوتا ہے، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورؐ اللہ تعالیٰ کے نور کا نہ تو مادہ ہے نہ جز ہے اور نہ ٹکڑا ہے، لفظ "مِنْ" جزیت کے لئے نہیں ہے بلکہ لفظ "مِنْ" تشریفیہ ہے یعنی شرافت و بزرگی کے لئے ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور براہ راست نورِ ذاتِ الٰہی کے فیض سے پیدا کیا گیا ہے، لفظ "من" سے مغالطہ میں مبتلا ہو کر یہ خیال کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور، اللہ تعالیٰ کے نور کا جز ہے تو خالص کفر ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ، ''مِنْ نُوْرِہٖ'' کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی ذات رسالت کے لئے مادہ ہے، جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا یا عیاذ باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا، اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہونے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک و منزہ ہے۔[۱۶]

امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

''حاش للہ یہ کسی مسلمان کا عقیدہ کیا گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ نور رسالت یا کوئی چیز معاذ اللہ: ذات الٰہی کا جز یا عین و نفس ہے، ایسا عقیدہ ضرور کفر و ارتداد ہے۔''[۱۷]

علامہ کاظمی شاہ صاحب فرماتے ہیں

علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ حدیث نور کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی اپنی ذات مقدسہ سے پیدا فرمایا، اس کا معنی یہ نہیں کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کی ذات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کا مادہ ہے یا نعوذ باللہ حضور کا نور اللہ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے، عن ذالک علوا کبیرا، اگر کسی ناواقف شخص کا یہ اعتقاد ہے تو اسے توبہ کرنا فرض ہے، اس لئے کہ ایسا ناپاک عقیدہ خالص کفر و شرک ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے، بلکہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ذاتی تجلی فرمائی جو حسن الوھیت کا ظہور اول تھی، بغیر اس کے کہ ذات خداوندی نور محمد کا مادہ یا حصہ اور جزو قرار پائے، یہ کیفیت متشابہات میں سے ہے جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے دیگر متشابہات کا سمجھنا۔[۱۸]

سورج کا جلوہ

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا کا نور تو کبھی جز نہیں ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے کیسے پیدا ہو گئے، یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔

اس سوال کا جواب علامہ کاظمی علیہ الرحمہ نے اپنی ایک تقریر میں آسان لفظوں میں دیا ہے، جو درج ذیل ہے، آپ فرماتے ہیں!

''دیکھئے سورج آسمان پر چمک رہا ہے، آپ نیچے زمین پر آئینہ رکھ دیں، ایمان سے کہنا کہ اس شیشے میں سورج چمکتا ہوا نظر آئے گا یا نہیں؟ اس آئینے میں روشنی اور نور آئے گا یا نہیں؟ یقیناً آئے گا، اب بتائیے کہ اس آئینے میں جو روشنی ہے وہ سورج کی ہے یا نہیں؟ اب اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں جناب یہ سورج کی روشنی نہیں، اگر یہ سورج کی روشنی ہے تو جتنی روشنی اس میں آئی اتنی روشنی سورج میں کم ہو جانی چاہیے، کیا آپ اس بات کو مان لیں گے؟ یقیناً نہیں مانیں گے، آپ دوسرا آئینہ رکھ دیں، تیسرا رکھ دیں، لاکھوں بلکہ کروڑوں آئینے زمین پر بچھا دیں، ہر آئینہ میں پورا سورج نظر آئے گا، مگر وہاں کوئی کمی نہیں آئے گی، اگر کوئی کہے کہ نہیں صاحب کمی تو ہو ہی گئی، تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ایک دو آئینے رکھنے سے کچھ کمی ہو اور اگر ہزاروں لاکھوں آئینے رکھ دیئے جائیں تو سورج کا تو بالکل صفایا ہی ہو جائے اور سورج کا سارا نور ان آئینوں میں تقسیم ہو کر ختم ہو جائے، تو میرے بھائی اگر کروڑوں اربوں آئینے بھی رکھ دیئے جائیں تو وہاں کمی نہیں آئے گی، جب وہاں کمی نہیں آئی تو پتہ چلا کہ آئینہ جو سورج کے نیچے رکھا ہے وہ سورج کا جز نہیں ہے، اور سورج جو اس آئینے میں چمکتا ہوا نظر آ رہا ہے آپ اس آئینے کے نور کو کیا کہیں گے؟ سورج کا جز تو کہہ نہیں سکتے کیونکہ نہ تو اصل سورج آئینے میں آیا اور نہ ہی آئینہ سورج کا حصہ بنا بلکہ آئینہ سورج کے نور کا مظہر بنا، لہٰذا اس کو سورج کا جلوہ کہیں گے، حصہ، جز یا ٹکڑا نہیں کہہ سکتے۔''[19]

نورِ ذات کی تجلی

علامہ کاظمی علیہ الرحمہ نے ایک دوسری جگہ اس کی وضاحت اس طرح کی ہے:

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کے نور سے مخلوق ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے جزو ہیں، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نورِ ذات کا جلوہ ہیں، بلا تشبیہ جس طرح آئینہ میں سورج کی روشنی اس کے انوار کا جزو نہیں ہوتی بلکہ ایک تجلی ہوتی ہے،، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نورِ ذات کی تجلی اور اس کا جلوہ ہیں، البتہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اقانیم ثلاثہ میں سے ایک اقنوم مانتے ہیں اور ''اب وابن وروح القدس'' تینوں کو اجزا قرار دے کر ان کے مجموعے کو خدا کہتے ہیں، مختصر یہ کہ خدائے قدوس کے لئے اس کے نورِ ذات کا جلوہ ماننا اسلام ہے اور اس کے لے جز ثابت کرنا عیسائیت ہے۔''

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر پر اعتراض کا جواب

ایک مرتبہ علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور میں تقریر فرما رہے تھے، کسی نے سوال کیا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور کا ٹکڑا یا جز نہیں ہیں، مگر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی حدائق بخشش میں کہتے ہیں۔

نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

تو آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا ٹکڑا مانتے ہیں۔

علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ نے جواب میں فرمایا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کس کا ٹکڑا مانا، واحد کا یا وحدت کا؟ آپ اللہ تعالیٰ کو واحد کہتے ہیں یا وحدت کہتے ہیں؟ ارے بھائی وحدت تو وصف ہے اور صفات کے جلوے اور انوار ہوتے ہیں، اگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ یہ فرماتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم واحد کا ٹکڑا ہیں یا الٰہ واحد کا ٹکڑا ہیں، تب تو آپ کی بات درست ہوتی، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ واحد کا ٹکڑا نہیں

کہہ رہے وہ تو کہہ رہے ہیں، نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی' وحدت صفت ہے اور۔ اس صفت کے جو انوار و تجلیات ہیں وہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور اللہ تعالیٰ کی صفت وحدت کے نور کا جلوہ ہیں، اللہ کی ذات کا ٹکڑا نہیں ہیں، ہم تو اللہ تعالیٰ کو واحد کہتے ہیں، تم اللہ تعالیٰ کو وحدت کہو تو تمہاری مرضی، بتایئے اللہ واحد ہے یا وحدت ہے، یقیناً اللہ واحد ہے، تو اعلیٰ حضرت نے کب کہا ہے کہ حضور واحد کا ٹکڑا ہیں، پہلے تم وحدت کو اللہ بناؤ پھر اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرو کہ انہوں نے اللہ کا ٹکڑا بنا دیا، اگر وحدت تمہارے نزدیک اللہ ہے تو پھر تم اپنے ایمان کو خود سنبھالو۔

علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی المالکی المصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ) حدیث جابر کے الفاظ ''من نورہ'' کی شرح میں فرماتے ہیں:

(مِنْ نُوْرِہٖ) اضافة تشريف و اشعار بانه خلق عجيب وان له شانا له مناسبة ما الى الحضرة الربوبية على حدقوله تعالىٰ ونفخ فيه من روح'' وهى بيانية اى من نور هو ذاته لا بمعنى انها مادة خلق نوره منها بل بمعنى تعلق الارادة به بلاواسطة شئى فى وجوده.[1]

ترجمہ: (اپنے نور سے) مراد ہے کہ نور کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف محض شرافت کے طور پر ہے اور آگاہ کرنا ہے کہ وہ نور عجیب مخلوق ہے اور اس نور کی بڑی شان ہے کہ اس کی حضرت ربوبیت کی طرف کچھ مناسبت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اس میں اپنی روح پھونکی'' یا یہ نسبت علم نحو کی رو سے بیانیہ ہے، یعنی اس نور سے پیدا لیا جو ذات باری تعالیٰ کا عین ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مادہ ہے کہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا گیا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی واسطے کے اپنے ارادے سے پیدا کیا۔

مولوی حافظ عبداللہ روپڑی (غیر مقلد) مولانا عبدالحی لکھنوی کی کتاب ''الآثار المرفوعہ'' سے نقل کرتے ہیں کہ:

''اس حدیث میں نور کی نسبت خدا کی طرف شرافت اور بزرگی کے لئے ہے جیسے آدم علیہ السلام کی بابت قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنا روح آدم میں پھونکا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بابت بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' اللہ سے روح ہے'' نیز کعبہ شریف کو بیت اللہ کہتے ہیں اور مسجدوں کو بھی بیت اللہ کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب تھوڑا ہی ہے کہ خدا ان میں رہتا ہے بلکہ شرافت کے طور پر عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ کہتے ہیں۔''[۲۲]

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی حدیث جابر کے الفاظ ''نُوْر'' مِنْ نُوْرِہٖ '' کا مطلب لکھتے ہیں:

''نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔''[۲۳]

دیوبندی مدرسہ خیر المدارس ملتان کے مفتی محمد انور لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ''نُوْر'' مِنْ نُوْرِ اللہِ '' کہا جاتا ہے یا نور اللہ کہا جاتا ہے یہ اضافت محض تشریفی ہے، یہ مطلب نہیں کہ ذاتِ خداوندی سے ایک جز لیکر اسے ذات نبوی کے لئے مادہ قرار دیا گیا ہو ایسا کہنا بالکل غلط ہے۔[۲۴]

قرآن مجید میں ہے:

وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (سورۃ النساء آیت ۱۷۱)

علامہ سید محمود آلوسی اپنی تفسیر '' روح المعانی''میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

کلمہ ''من'' مجازاً ابتداء غایت کے لئے ہے، تبعیضیہ نہیں ہے جیسے کہ عیسائیوں نے گمان کیا، (تبعیضیہ کے معنی ہیں کہ لفظ'' منْ'' کے بعد جو کچھ آئے اس کا کچھ حصہ یا جز) کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کے دربار کا ایک عیسائی ماہر طبیب تھا، اس نے

ایک دن علامہ علی بن حسین واقدی مروزی سے مناظرہ کیا اور کہا کہ تمہاری کتاب (قرآن مجید) میں ایک آیت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام اللہ تعالیٰ کے جزء ہیں اور یہی آیت پیش کی (وَ رُوْحٌ مِّنْهُ) علامہ واقدی نے یہ آیت کریمہ پیش کی:

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ علامہ واقدی کہنے لگے کہ اگر تمہاری بات مان لی جائے تو لازم آئے گا کہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی جز ہوں، عیسائی لاجواب ہو گیا اور اسلام لے آیا، ہارون الرشید بہت خوش ہوا اور واقدی کو گراں قدر انعام سے نوازا۔ [۲۵]

عیسائی طبیب کی سمجھ میں بات آ گئی اور وہ اسلام لے آیا، اب دیکھئے منکرین اور معترضین کی عقل میں یہ بات آتی ہے اور تسلیم کرتے ہیں یا اپنے انکار پر ہی ڈٹے رہتے ہیں؟ [۲۶]

نورِ ہدیٰ

مجدد العصر شیخ الاسلام [illegible] محدث سوہدروی

محدث سوہدروی اکیڈمی
جامع القدس چوک دالگراں لاہور

اَنَّهَا مَادَّةٌ خَلَقَ نُوْرَهٗ بَلْ بِمَعْنٰی تَعَلَّقَ الْاِرَادَةُ بِهٖ بِلَاوَاسِطَةِ شَیْئٍ فِیْ وُجُوْدِہٖ اِنْتَہٰی (الآثار المرفوعة ص ۴۲ تا ۴۳)

" موضوعات سے وہ روایت ہے جو میلاد نبوی ؐ کے بارے میں اہل بدعت ذکر کرتے ہیں کہ نور محمدی اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہے۔ یعنی ذات الہی نور محمدی کے لئے بمنزلہ مادہ کے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنی ذات مبارک سے ایک مٹھی نور کی لے کر اس سے نور محمدی پیدا کیا۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کسی شے کے لئے مادہ بننے سے منزہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا اپنے نور سے مٹھی لے کر نور محمدی پیدا کرنا اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذات کا جزو لے کر نور محمدی بنایا۔ اس سے خدا کی ذات کا معاذ اللہ ٹکڑے ہونا لازم آتا ہے۔ اہل بدعت کو مصنف عبدالرزاق کی حدیث سے دھوکا ہوا ہے جو جابرؓ سے مروی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! سب سے پہلے خدا نے کونسی شے پیدا کی؟ فرمایا تیرے نبیؐ کا نور۔ یہ نور اپنے اختیار سے جہاں خدا چاہتا دورہ کرتا۔ اور اس وقت نہ لوح محفوظ تھی نہ قلم نہ جنت دوزخ نہ کوئی فرشتہ، نہ آسمان زمین، نہ سورج چاند، نہ جن انسان۔ یہ حدیث پوری مواہب لدنیہ وغیرہ میں مذکور ہے اس کے معنی سمجھنے میں اہل بدعت نے خطا کی ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں نور کی نسبت خدا کی طرف شرافت اور بزرگی کے لئے ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام کی بابت قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنا روح آدم میں پھونکا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی بابت بھی اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے۔ اللہ سے روح ہے۔ نیز کعبہ شریف کو بیت اللہ کہتے ہیں اور مسجدوں کو بھی بیت اللہ کہتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب تھوڑا ہی ہے کہ خدا ان میں رہتا ہے۔ بلکہ شرافت کے طور پر عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ کہتے ہیں۔ زرقانی شرح مواہب اللدنیہ میں کہتے ہیں کہ نور کی نسبت خدا کی طرف محض شرافت کے طور پہ ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس میں اپنا روح پھونکا یا یہ نسبت بیانیہ ہے یعنی نورِ خدا سے مراد عین ذات خدا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نورِ محمدی کے لئے بمنزلہ مادہ کے ہے تاکہ اس سے لازم آئے کہ نورِ محمدی خدا کی ذات کا جزو ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے نورِ محمدی بلا واسطہ اسباب کے پیدا کیا ہے (جیسے آدم علیہ السلام کی بابت آیا ہے کہ خدا نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا)

مولانا عبدالحیؒ کا خیال

مولانا عبدالحیؒ لکھتے ہیں :

قَدْ ثَبَتَ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَوَّلِيَّةُ النُّوْرِ الْمُحَمَّدِيِّ خَلْقًا وَ سَبْقَتُهُ عَلَى الْمَخْلُوْقَاتِ سَبْقًا وَ قَدِ اشْتَهَرَ بَيْنَ الْقُصَّاصِ حَدِيْثُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَ هُوَ حَدِيْثٌ لَمْ يَثْبُتْ بِهٰذَا الْمَبْنٰى وَإِنْ وَرَدَ غَيْرُهُ مُوَافِقًا لَهُ فِي الْمَعْنٰى قَالَ السُّيُوْطِيُّ فِيْ تَعْلِيْقِ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ الْمُسَمّٰى بِقُوْتِ الْمُغْتَذِيْ عِنْدَ شَرْحِ حَدِيْثِ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ

الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

ادارۂ احیاء السنۃ ○ گھرجاکھ، گوجرانوالہ

ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملك ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنى ولا انسى الحديث المذكور بتمامه فى المواهب اللدنية وغيره۔

وقد اخطأوا فى فهم المراد النبوى ولم يعلموا ان الاضافة فى قوله من نوره كالاضافة فى قوله تعالى فى قصة خلق ادم ونفخت فيه من روحى وكقوله تعالى فى قصة سيدنا عيسى وروح منه وكقولهم بيت الله للكعبة والمساجد وقولهم روح الله لعيسى وغير ذلك۔

قال الزرقانى فى شرح المواهب عن شارح قوله من نوره اضافة تشريف واشعار بانه خلق عجيب وان له شانا له مناسبة ما الى الحضرة الربوبية على حد قوله تعالى ونفخ فيه من روحه وهى بيانية اى من نور هو ذاته لا بمعنى انه مادة خلق نوره بل بمعنى تعلق الارادة به بلا واسطة شئ فى وجوده انتهى۔

وقال ايضا قبل ذلك باوراق عديدة اما ما ذكر من ان الله قبض من نور وجهه قبضة ونظر اليها فعرقت وذلقت فخلق الله من كل نقطة نبيا وان القبضة كانت هى النبى صلى الله عليه وسلم وانه كان كوكبا دريا وان العالم كله خلق منه وانه كان موجودا قبل ان يخلق ابواه وانه كان يحفظ القرآن قبل ان يأتيه جبريل وامثال هذه الامور۔ فقال الحافظ ابو العباس احمد بن تيمية فى فتاواه ونقله الحافظ ابن كثير فى تاريخه واقره كل ذلك كذب[له] مفترى باتفاق اهل العلم بحديثه انتهى۔

تنبيه:- قد ثبت من رواية عبد الرزاق اولية النور المحمدى خلقا وسبقه على المخلوق سبقا۔ وقد اشتهر بين القصاص حديث اول ما خلق الله نورى وهو حديث لم يثبت بهذا المبنى وان ورد غيره موافقا له فى المعنى قال السيوطى فى تعليقه على جامع الترمذى المسمى بقوت المغتذى

له يعنى القسطلانى المصرى مؤلف ارشاد السارى شرح صحيح البخارى المتوفى سنة ٩٢٣ او سنة ٩٢٠ كما ذكر الشيخ ملا ترجم القرة من ارا... عمرنا منه

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

تاج کمپنی لمیٹڈ ۲۵۲ لاہور ۵۲۰ کراچی

۱۳۲۸ھ میں اس کا قصد کیا گیا۔

مضمون سوم اس رسالہ میں بعض بعض مقام پر شوق میں اشعار لکھ دیئے ہیں اگر مستورات کے مجمع میں پڑھنے کا اتفاق ہو تو اشعار چھوڑ دیئے جاویں فقط وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ۔

الفصول

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں

پہلی روایت عبد الرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا

عــہ اور اکثر ختم فصول پر قصیدہ بردہ کے اشعار ہیں اور ان کے ساتھ ایک شعر درود کا بھی جو قصیدہ بردہ کا نہیں ہے تبرکاً بڑھا دیا گیا ہے اور بعض جگہ الروض النظیف کے اشعار ہیں اور اسی طرح ان کے ساتھ بھی ایک شعر درود کا جو اس کا نہیں ہے ۱۲ منہ

عــہ روایات ہذا الفصل کلہا من المواہب ۱۲ منہ

عــہ الفاظ اس روایت کے یہ ہیں یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ۱۲ منہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نورِ خداوندی کا جزء کہنے کا صحیح مفہوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اللہ تعالےٰ کے نور کا حصہ یا جزء کہنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ اور ایک شخص نے یہ کہا ہے کہ حضور علیہ السلام کے نور کو اللہ تعالےٰ کے نور کا حصہ یا جزء کہنا جائز نہیں کیونکہ خدا کے نور کی تقسیم نہیں ہو سکتی — کیا یہ قول صحیح ہے؟

الجواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نورِ خداوندی کا حصہ یا جزء کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ جسم اور جسمانیت سے بالکل منزہ اور برتر ہیں اور تجزی اجسام کی صفات میں سے ہے نیز جزئیت کا قول ولدیت کے عقیدہ کے مشابہ بن جاتا ہے۔ جس کی تردید قرآن کریم میں بڑی شد و مد کے ساتھ کی گئی ہے۔

كما قال تعالیٰ تكاد السمٰوٰت يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدًّا ان دعوا للرحمٰن ولدًا وما ينبغي للرحمٰن ان يتخذ ولدًا۔ (مریم)

پس شخص مذکور کا قول صحیح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو "نور" من نور اللہ" کہا جاتا ہے یا نور اللہ کہا جاتا ہے یہ اضافت محض تشریفی ہے یہ مطلب نہیں کہ ذات خداوندی سے ایک جزء لے کر اسے ذاتِ نبوی کے لئے مادہ قرار دیا گیا ہو ایسا کہنا بالکل غلط ہے۔ حضرت مولانا عبدالحیٰ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

او اضافة البيت الى الله للتشريف ولهذا المعنى يقال للمسجد بيت الله ولنور نبينا صلى الله عليه وسلم انه خلق من نور الله او انه نور من نور الله وليس معناه ما تتسارع اليه افهام العوام من ان الله تعالى اخذ قبضة من ذاته التي هي نور وجعله نور حبيبه وتكون الذات الالٰهية مادة للذات المحمدية تعالى الله من ذالك علوا كبيرا۔

ذاتِ خداوندی کو مادہ تسلیم کرنے کی صورت میں قدم الحادث لازم آتا ہے۔ کسی حادث کیلئے ذاتِ قدیم مادہ نہیں بن سکتی۔ مولانا عبدالحیٰ صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ذاتِ الٰہی ذاتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مادہ نہیں ہے کیونکہ حادث کا مادہ قدیم نہیں ہو سکتا

(مجموعۃ الفتاویٰ، ج ۲، ص ۲۴۴)۔

حوالہ جات

۱۔ حکیم محمد روح اللہ قادری، درود شریف تاج اور اس کے فضائل و فوائد مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء، ص ۶۵

۲۔ حکیم محمد روح اللہ قادری، درود شریف تاج مطبوعہ لاہور، ص ۹۸

۳۔ درود تاج شریف اور حضرت داتا گنج بخش، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء، ص ۱۵

۴۔ روزنامہ امروز، لاہور (ہفت روزہ میگزین) ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء، کالم نمبر ۵ صفحہ ۱۹

۵۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی، درود تاج پر اعتراضات کے جوابات، مطبوعہ ملتان نومبر ۱۹۸۶ء ص ۹

۶۔ ضمیمہ شمس المعارف بیاض مدنی از حکیم محمد یٰسین، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۸ھ، ص ۲۶۷

۷۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی، درود تاج پر اعتراضات کے جوابات، مطبوعہ ملتان ۱۹۸۶ء، ص ۵۵ تا ۶۰

۸۔ مولوی محمد عارف سنبھلی، بریلوی فتنہ کا نیا روپ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۱۳۶، ۱۳۷

۹۔ مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، سراجاً منیرا، مطبوعہ سیالکوٹ ۱۳۸۴ھ ۱۸۶۴ء، ص ۵۵

خیر الفتاویٰ، جلد ۱، ص ۳۳۸، مطبوعہ ملتان ۱۹۸۷ء

۱۱۔ فتاویٰ نذیریہ، جلد اوّل، مطبوعہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۱ء، ص ۱۹

۱۲۔ محمد اقبال کیلانی، درود شریف کے مسائل، مطبوعہ حدیث پبلی کیشنز لاہور ۱۹۹۴ء، ص ۴۳

۱۳۔ فتاوی ثنائیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء جلد ۱، ص ۳۶۵

۱۴۔ فتاوی ثنائیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء، جلد ۲، ص ۷۷

١٥۔ مولانا محمد داؤد غزنوی (غیر مقلد) ہفت روزہ الاعتصام، لاہور، شمارہ ٢٣ مارچ ١٩٩٠ء، ص ١١
بحوالہ، مولانا محمد عبدالحکیم شرف، پیکر نور، مطبوعہ لاہور ١٩٩٣ء، ص ٣٤

١٦۔ امام احمد رضا بریلوی، صلوٰۃ الصفا فی نور المصطفیٰ، مطبوعہ لاہور، ص ٤٧

١٧۔ امام احمد رضا بریلوی، مجموعہ رسائل نور و سایہ مطبوعہ لاہور، ص ٣٦

١٨۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی، میلاد النبی، مطبوعہ مبارک پور اعظم گڑھ (بھارت) ١٤٠٠ھ، ص ١٩

١٩۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی، مقصود کائنات، مطبوعہ لاہور ١٩٨٥ء، ص ١٤

٢٠۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی، اسلام اور عیسائیت، مطبوعہ ملتان ١٩٦٢ء، ص ٢٢

٢١۔ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی، شرح مواہب لدنیہ، ج ١، ص ٥٥

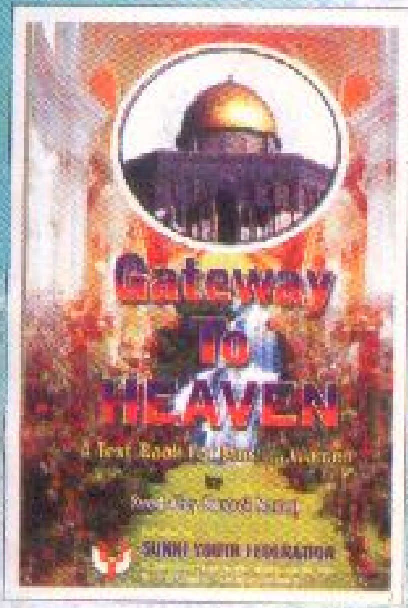
٢٢۔ مولوی عبداللہ محدث روپڑی، نور محمدی کی پیدائش، مطبوعہ محدث روپڑی اکیڈمی
جامع القدس چوک دال گراں لاہور، ١٩٨٨ء، ص ٢١

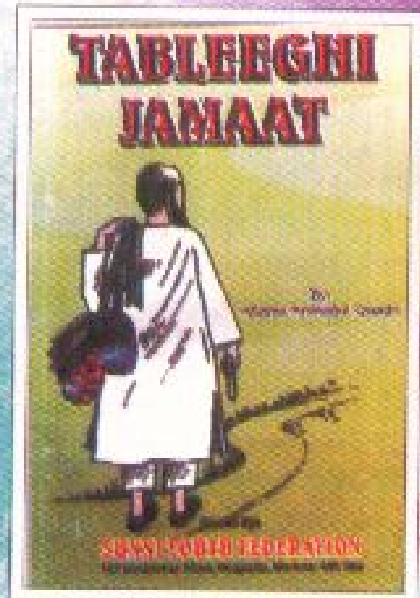
٢٣۔ مولوی اشرف علی تھانوی، نشر الطیب، مطبوعہ تاج کمپنی لاہور، ص ٦

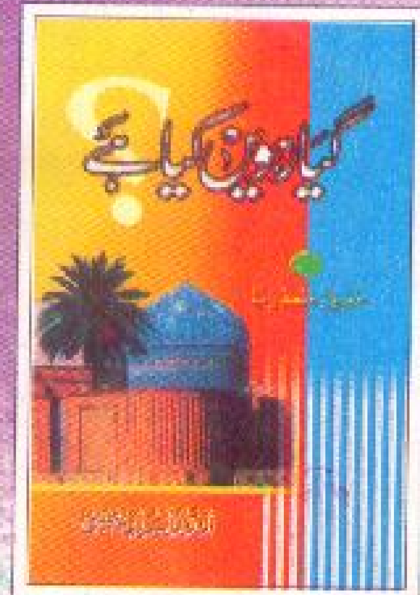
٢٤۔ خیر الفتاوی، مرتبہ مفتی محمد انور، مطبوعہ ملتان ١٩٧٨ء، جلد اول، صفحہ ١٤٦

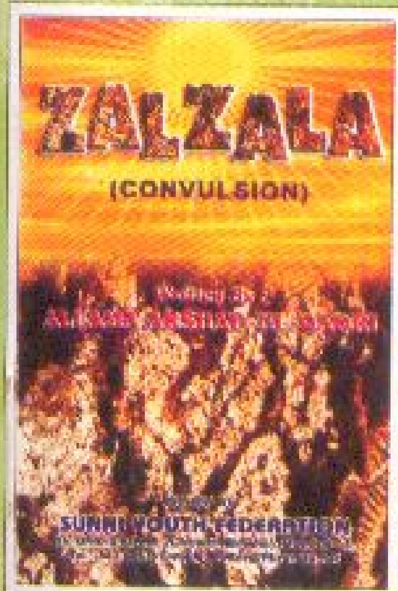
٢٥۔ علامہ سید محمود آلوسی، تفسیر روح المعانی (طبع ایران)، ج ٦، ص ٢٣

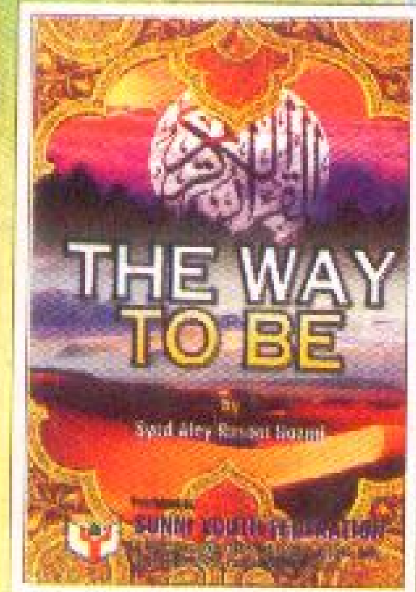
٢٦۔ علامہ محمد عبدالحکیم شرف، پیکر نور، مطبوعہ لاہور ١٩٩٣ء، ص ٣٤، ٣٥

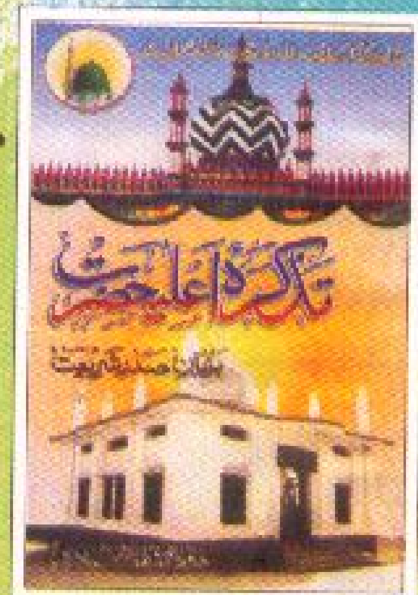












AD-DARUS-SUNNIYA

95.Undria Street, (Chowki Mohalla), Mumbai-8

PH: 0091-22-56008260